عرفان الشریعہ سیریز

طہارت کے مسائل

منہاج القرآن ویمن لیگ

Marfat.com

عرفان الشریعہ سیریز

طہارت کے مسائل

منہاج القرآن ویمن لیگ

منہاج القرآن پبلی کیشنز
365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695
www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

عرفان الشریعہ سیریز

نام کتاب	:	طہارت کے مسائل
مرتبہ	:	راضیہ شاہین
نظرِ ثانی	:	محمد تاج الدین کالامی
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اوّل	:	جولائی 2007ء (1,100)
اِشاعتِ دوم	:	نومبر 2007ء : 1,100
اشاعت سوم		ستمبر 2008 تعداد 1100
قیمت	:	-/50 روپے

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

مَـوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
مُـحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْـفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

Marfat.com

فہرس

صفحہ	مشتملات
۹	۞ پیش لفظ
۱۱	اِسلام میں طہارت کی اَہمیت
۱۲	اَقسامِ طہارت
۱۲	ظاہری و باطنی طہارت میں فرق
۱۵	طہارتِ باطنی کی فضیلت واہمیت
۱۷	حسن نیت کی اہمیت وفضیلت
۱۹	نظام عبادات اور طہارت
۱۹	اَقسامِ نجاست
۲۰	ا۔ نجاست حقیقی
۲۰	۲۔ نجاست حکمی
۲۱	نجاست حقیقی کی اقسام
۲۲	نجاست حکمی کی اقسام
۲۳	پاکی اور ناپاکی کے بعض ضروری مسائل

Marfat.com

صفحہ	مشتملات
۲۵	اَحکامِ شریعت سے متعلق چند اہم اصطلاحات
۳۰	**وضو کا بیان**
۳۰	فرائضِ وضو
۳۱	وضو کے واجب ہونے کی شرائط
۳۱	وضو کے صحیح ہونے کی شرائط
۳۲	وضو کی سنتیں
۳۳	آدابِ وضو
۳۴	مکروہاتِ وضو
۳۴	اَقسامِ وضو
۳۶	نواقضِ وضو
۳۷	وضو نہ توڑنے والی چیزیں
۳۷	وضو کرنے کا طریقہ
۳۸	وضو کے متفرق مسائل
۴۰	وضو کی دعائیں
۴۲	مسواک کی اہمیت
۴۳	مسواک کرنے کا مسنون طریقہ

Marfat.com

مشتملات	صفحہ
مسواک کے آداب	۴۳
موزوں پر مسح کرنے کا بیان	**۴۵**
موزوں پر مسح صحیح ہونے کی شرائط	۴۵
موزوں پر مسح کی مدت	۴۶
مسح کا مسنون طریقہ	۴۶
مسح کو باطل کرنے والے امور	۴۷
غسل کا بیان	**۴۸**
غسل کا مسنون طریقہ	۴۸
غسل کے فرائض	۴۹
غسل کے بعض ضروری مسائل	۵۰
غسل میں یاد رکھنے والی باتیں	۵۲
غسل کی سنتیں	۵۴
جنبی مرد و عورت کے لئے ممنوعہ اشیاء	۵۵
پانی کے پاک و ناپاک ہونے کی صورتیں	۵۷
تیمّم کے مسائل	**۵۹**

Marfat.com

مشتملات	صفحہ
تیمّم کے شرعی اسباب	۵۹
تیمّم کرنے کا طریقہ	۶۱
کس چیز سے تیمّم کیا جائے؟	۶۲
نواقضِ تیمّم	۶۳
پٹی پر مسح کا بیان	**۶۴**
نواقضِ مسح	۶۴
پٹی اور موزوں کے مسح میں فرق	۶۵
حیض و نفاس کا بیان	**۶۶**
حیض کی مدت	۶۸
حیض کی عمر	۶۸
حیض کے مسائل	۶۸
مدت حیض میں شرعی احکام کی ادائیگی	۶۹
حیض والی عورت کے جسم اور جوٹھے کا حکم	۷۰
نفاس کے مسائل	**۷۳**
حیض و نفاس کے احکام	۷۴

Marfat.com

پیش لفظ

انسان کو جو صفات دیگر مخلوقات عالم سے ممتاز کرتی ہیں ان میں طہارت ایک بنیادی صفت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں پائے جانے والے تمام مذاہب کے مقابلے میں صرف اسلام ہی ایسا دین ہے جس کی بنیادی تعلیمات میں طہارت کو لازمی ٹھہرایا گیا ہے۔ رسولِ انسانیت نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَان (طہارت ایمان کا جزو لاینفک ہے)۔ عربی میں شَطْر کسی چیز کے اس حصے کو کہا جاتا ہے جس کے بغیر اس چیز کا وجود ہی بے معنی ہو۔ اس فرمانِ رسول سے واضح ہوا کہ اسلام سراسر پاکیزگی، نظافت اور حسن کا نام ہے۔

طہارت ایک جامع تصور ہے جس کا اطلاق انسانی شخصیت کے ظاہر و باطن پر یکساں ہوتا ہے۔ بدن اور لباس کو صاف ستھرا رکھنے سے متعلق احکام و مسائل فقہ کا موضوع ہیں جبکہ روح اور باطن کو پاکیزہ رکھنے کے احکامات پر عمل درآمد کرنے سے سلوک و تصوف کا مقصود پورا ہوتا ہے۔ جس طرح متمدن انسانی معاشروں میں بدن اور لباس کی پاکیزگی کا خیال رکھنے والا مہذب اور محترم ہوتا ہے اسی طرح باطنی پاکیزگی کا اہتمام کرنے والا شخص اپنے خالق و مالک کی نظروں میں محبوب ٹھہرتا ہے۔ گویا طہارت ایسی صفت ہے جو انسان کو فرد سے لیکر رب تک سب کا محبوب بنا دیتی ہے۔

اِحیائے اسلام کی نقیب تحریک منہاج القرآن اسلامی معاشرے کو اس طہارت اور حسنِ توازن سے ہمکنار کرنا چاہتی ہے جہاں انسان دوسرے انسانوں کا ہمدرد اور اپنے خالق کا مطیع اور محبوب بن کر رہے۔ اسلام میں اس پاکیزہ زندگی کے سفر کا آغاز فرد کی صالحیت سے ہوتا ہے جس کی شرطِ اول عبادت ہے۔ اسلام کی تمام بدنی اور روحانی عبادات (نماز، روزہ اور حج) کی قبولیت بدنی طہارت سے مشروط ہے جبکہ ان اعمال حسنہ

Marfat.com

کو قربت و محبت الٰہی کے مرتبہ پر فائز کرنے والی قوت، باطنی طہارت اور خلوص ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ تحریک کا ایک فعال اور متحرک فورم ہے جہاں سال بھر مختلف سرگرمیاں اور کاوشیں جاری رہتی ہیں انہی تعلیمی، تدریسی اور تبلیغی سرگرمیوں میں آسان فہم لٹریچر کی تیاری بھی شامل ہے۔ ہمارا قدیم فقہی لٹریچر جدید نسل کے لئے بوجوہ غیر دلچسپ بھی ہے اور مشکل بھی۔ اس لئے ضرورت تھی کہ اسلامی شریعت اور حقوق و فرائض سے آگاہی کے لیے فنی اصلطاحات کے بوجھل پن سے بچتے ہوئے حتی المقدور آسان فہم اور مختصر کتابچے تیار کیے جائیں جو معمولی پڑھی لکھی اور زیر تعلیم بچیوں سے لے کر اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین تک سب کے لیے برابر مفید ہوں۔ چنانچہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے حسبِ حکم منہاج القرآن ویمن لیگ نے ملک اور بیرونِ ملک قرآن فہمی کے لئے **''حلقہ عرفان القرآن''** حدیث فہمی کے لئے **''حلقہ عرفان الحدیث''** اور فقہی مسائل و معاملات سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے **''عرفان الشریعۃ''** کے نام سے علیحدہ علیحدہ سلسلے ہائے اشاعت کا آغاز کیا ہے۔ **''طہارت کے مسائل''** پر مشتمل یہ مختصر کتابچہ ''عرفان الشریعہ سیریز'' کا پہلا کتابچہ ہے۔

اس سلسلہ اشاعت میں ہمارے کئی احباب اور تحریکی بہنوں کی کاوشیں شامل ہیں لیکن ویمن لیگ کی موجودہ ناظمہ محترمہ فرح ناز اور ناظمہ دعوت محترمہ راضیہ شاہین کی خصوصی دلچسپی قابل داد ہے جن کی پرزور مطالبے پر فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی زیر نگرانی یہ کام مکمل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ظاہری و باطنی طہارت کی توفیق سے نوازے اور اخلاصِ عمل کی نعمت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

ڈاکٹر علی اکبر قادری

ڈائریکٹر ریسرچ

FMRi

Marfat.com

اِسلام میں طہارت کی اَہمیت

اسلام میں طہارت کی بہت زیادہ اہمیت ہے خواہ حقیقی ہو جیسے کپڑے، بدن اور نماز پڑھنے کی جگہ کی طہارت یا طہارتِ حکمی ہو جیسے اعضاءِ وضو کا ناپاکی سے پاک ہونا اور جنابت سے جمیع ظاہری اعضاء کا پاک ہونا نماز میں بندہ اپنے مولا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے، اس لئے نماز کی صحت کے لئے طہارت شرط ہے۔ طہارت کے ساتھ نماز کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے جبکہ کسی بھی نجاست کا پایا جانا اس تعظیم کے خلاف ہے۔

طہارت ہی ایک ایسا عمل ہے جو انسانی جسم و روح کو بالیدگی عطا کرتا ہے لہذا جب بندہ پنجگانہ نماز کے لئے وضو کے ساتھ مکمل طہارت حاصل کرتا ہے تو یقیناً اسکے ظاہری اعضاء ہمیشہ صاف ستھرے رہتے ہیں اور وہ روحانی وقلبی سکون محسوس کرتا ہے۔ یہی قلبی سکون اور طہارتِ ظاہری اس کی باطنی کیفیات میں خوشگوار اضافے اور پاکیزگی کا سبب بن جاتی ہیں۔ روحانیت کا مفہوم بھی یہی ہے کہ انسان ظاہری اور باطنی طور پر صاف و شفاف رہے کیونکہ یہی طہارت ظاہری و باطنی گناہوں سے دور اور اللہ کی یاد اور اس کے ذکر پر آمادہ رکھتی ہے۔

طہارت کے ضمن میں اللہ پاک قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ○ (المدثر، ۷۴:۴)

”اور اپنے (ظاہر و باطن کے) لباس (پہلے کی طرح ہمیشہ) پاک رکھیں ○“

Marfat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا. (المائدة، ۵: ۶)

''اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ۔''

اسلام پاکیزگی اور طہارت کا دین ہے۔ پاک صاف رہنے والوں کو اللہ رب العزت پسند فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَo (البقرة، ۲: ۲۲۲)

''بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہےo''

حضور نبی اکرم ﷺ نے طہارت پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

الطهور شطر الايمان۔ (صحيح مسلم، ۱: ۲۰۳، رقم: ۲۲۳)

''پاکیزگی نصف ایمان ہے۔''

اَقسامِ طہارت

طہارت کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ باطنی طہارت ۲۔ جسمانی طہارت

ظاہری و باطنی طہارت میں فرق

جسمانی طہارت تو پانی کے ذریعہ ظاہری بدن کی صفائی ستھرائی سے ہو جاتی

Marfat.com

ہے جبکہ روحانی طہارت کے حصول کے لئے اسلام نے روحانی نظام دیا ہے جس کا حقیقی مقصد تزکیہ نفس کا حصول ہے۔ ظاہری طہارت کا فائدہ بھی تب ہوتا ہے جب اس طہارت سے باطنی طہارت کا حصول ہو رہا ہو، ورنہ جسمانی طہارت محض ایک مشقت بن جاتی ہے اس لئے سب سے پہلے ہم روحانی طہارت پر تفصیلاً بحث کریں گے۔ باطنی طہارت اور تزکیہ نفس کے کئی طریقے ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ روحانی پاکیزگی کے حصول کا ایک اہم ذریعہ توبہ ہے۔ انسان جس حالت اور گمراہی و رسوائی کے جس گڑھے میں بھی ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی کوتاہی و نافرمانی پر شرمندہ ہو کر توبہ کرے اور اپنے نفس کی اصلاح کے لئے برے اعمال ترک کر کے نیک اعمال کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نہ صرف اس کی توبہ قبول فرماتا ہے بلکہ اس کے لئے اصلاح کی راہ بھی کھول دیتا ہے۔ جس سے اس کے ظاہری اور باطنی احوال و کیفیات تبدیل ہونے لگتی ہیں اور نفس تاریک اندھیروں سے نکل کر روشنی اور نور کی طرف اور اپنے ناقص پن سے کمال کی طرف سفر کرنے لگتا ہے۔

۲۔ اسی طرح روحانی پاکیزگی کا حصول اولیاء وصوفیائے عظام کی بارگاہ سے حاصل ہونا بھی مسلم ہے۔ صوفیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی سوانح حیات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے نفس اللہ تعالیٰ کی عظمت کے تابع کر کے نہ صرف اپنے ارادے کو مشیّتِ ایزدی کے ساتھ عجز و انکساری کا ہم پلہ بنا دیا بلکہ اپنے نفس کی پستی کا ثبوت دیتے ہوئے اس کی بارگاہ عالیہ میں ایسی تواضع و مسکنت اختیار کی کہ پھر مشاہدہ حق کے نور کے جلوؤں سے خود پسندی کے آثار محو ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان خاص بندوں کو اتباعِ شریعت، تزکیہ نفس، اخلاص، للھیت اور دینی خدمات کے صلے میں مقام قربت و محبوبیت کے درجے پر فائز کر دیا۔ اگر انسان

Marfat.com

بزرگان دین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین مصطفیٰ ﷺ کے احکام پر عمل پیرا ہو، اس کا ہر قدم رضائے الٰہی کے لئے اٹھے اور ہر عمل میزانِ شریعت پر جائز اور مستحسن قرار پائے، اس کا دل ہر قسم کی نفسانی، ظاہری و باطنی خواہشات سے پاک ہوجائے، وہ زندگی میں جو بھی عمل کرے اس کا دل اس بات پر مطمئن ہو کہ میں یہ عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کر رہا ہوں، دوسرے لفظوں میں اپنی بندگی کو دنیا کے مفاد حتی کہ اپنے ہر عمل و عبادت کو اپنی تمام حرکات و سکنات کو اور اپنی زندگی کی ساری جہتوں کو ہر طرف سے ہٹا کر صرف اللہ کی رضا میں خود کو گم کر دے تو یہی معراج انسانیت ہے۔

کشف المحجوب میں ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا گیا کہ آپ نماز کس طرح ادا فرماتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو میں ایک وضو ظاہری کرتا ہوں اور ایک باطنی۔ میرا ظاہری وضو پانی سے ہوتا ہے اور باطنی وضو توبہ سے۔ پھر مسجد میں آتا ہوں اور مسجد حرام کا مشاہدہ کرتا ہوں اور مقام ابراہیمی دو ابروؤں کے درمیان سجدہ کرتا ہوں اس وقت بہشت کو میں اپنی داہنی طرف جانتا ہوں اور دوزخ کو بائیں طرف اور اپنے قدموں کو پل صراط پر دیکھتا ہوں۔ میں اس وقت مشاہدہ ذاتِ حق اور محویت تامہ کو لازمی سمجھتا ہوں اور تکبیر کہتا ہوں تعظیم کے ساتھ قیام کرتا ہوں، عزت و احترام کے ساتھ قرأت پڑھتا ہوں، ہیبت سے رکوع کرتا ہوں تواضع سے جلسہ کرتا ہوں عجز و وقار سے اور حمد و شکر کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں۔ (علی ھجویری، کشف المحجوب: ۴۳۷)

Marfat.com

طہارتِ باطنی کی فضیلت واہمیت

جس طرح عبادات کے لئے ظاہری طہارت وپاکیزگی ضروری ہے اسی طرح روحانی بیماریوں کے علاج اور نفسانی خرابیوں کے ازالہ کیلئے تزکیۂ نفس، تصفیۂ قلب، اور تطہیر باطن بھی ضروری ہے۔ انسانیت کی تکمیل اسی وقت ہوسکتی ہے جب بندہ علم اور تقویٰ و طہارت کے ذریعے حیوانی خواہشوں پر قابو پالے اور شیطانی صفات اور مذموم اخلاق کو پہچان کر کمال انسانیت کا ملکہ اپنے اندر پیدا کرلے اور کبھی برے اخلاق اختیار نہ کرے کہ اسی صورت میں اس کی حیوانیت مغلوب اور انسانیت کا جوہر مستحکم ہوتا ہے۔

انسانی جسم میں اللہ تعالیٰ نے نفس اور روح دو مختلف خواص رکھے ہیں۔ دونوں کے الگ الگ دائرہ کار ہیں۔ روح محلِ خیر جبکہ نفس محلِ شر ہے۔ جس طرح آنکھ دیکھنے، کان سننے، زبان چکھنے اور ناک سونگھنے کا محل ہے اور ان حواس کا مجموعہ انسان کہلاتا ہے اسی طرح انسان کے باطنی اوصاف میں سے اوصاف حمیدہ کا محل روح ہے اور اوصاف ذمیمہ کا محل نفس۔ نفس میں بالعموم برائی کا غلبہ ہوتا ہے لیکن اصلاح نفس سے یہ غلبہ نیکی کی رغبت میں بدل جاتا ہے۔ اسی اصلاح نفس کے عمل کو تزکیہ نفوس اور حصول تقویٰ کہا جاتا ہے۔ صوفیائے کرام کے نزدیک نفس کی مخالفت تمام مجاہدات کا کمال ہے اس کے بغیر بندہ حق تعالیٰ تک رسائی نہیں پاسکتا کیونکہ نفس کی مخالفت ہی میں بندے کی نجات ہے۔

(مزید تفصیلات کے لئے دیکھیے: علی ھجویری، کشف المحجوب: ۲۹۲)

انسان کی باطنی کثافتیں دور کرنے اور اس کے من کو اجلا وستھرا بنانے کے لئے جن صلاحیتوں کو قائم اور محفوظ رکھنے کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے ان میں سے

Marfat.com

ایک صلاحیت تزکیۂ نفس بھی ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰهَا○ (الشمس، ۹۱ : ۹)

”بے شک وہ شخص فلاح پا گیا جس نے اس (نفس) کو (رذائل سے) پاک کرلیا (اور اس میں نیکی کی نشو ونما کی)○“

جب کوئی شخص اپنے نفس کو گناہوں سے پاک رکھتا ہے اور اپنی ذات کو اخلاق حسنہ سے آراستہ کر لیتا ہے۔ تو اس کی فطرتِ سلیمہ نشوونما پاتی ہے۔ اور اس کی قوت وتوانائی میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔ پھر وہ ایسا عزم اور ہمت محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کے لئے مشکل سے مشکل کام بھی سرانجام دینا ممکن ہو جاتا ہے۔ اس کی زندگی کا دامن اعمالِ حسنہ سے لبریز اور اس کی روحانی قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔ آخر کار وہ اس مقام پر فائز ہو جاتا ہے کہ اس کی ظاہری زندگی رحمتوں اور برکتوں کا مخزن اور گہوارہ بن جاتی ہے۔ پھر اس کی ذات سے تقویٰ و صالحیت کی ایسی کرنیں پھوٹتی ہیں کہ اس کی صحبتِ صالحہ سے وہ لوگ بھی جن کے دامن گناہ آلود ہیں پاک ہونے لگتے ہیں۔

گناہ آلود دامنوں کو تزکیۂ نفس سے پاک کرنے کا فریضہ رب کریم نے اپنے حبیب حضور نبی اکرم ﷺ کے سپرد فرمایا:

هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیۡهِمۡ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ○ (الجمعة، ۶۲ : ۲)

”وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک (باعظمت)

Marfat.com

رسول (ﷺ) کو بھیجا وہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور اُن (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں بیشک وہ لوگ اِن (کے تشریف لانے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔“

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے مقاصدِ بعثت میں سے ایک اہم ترین مقصد تزکیہ نفس قرار دیا تاکہ لوگوں کو حسن اخلاق کے زیور سے آراستہ کر کے ان کی روحوں کو ہر طرح کی آلائش سے پاک و مطہر کر دیں۔ امت کو یہ فیضِ نبوت آپ ﷺ کی توجہ باطنی سے تاقیامت میسر آتا رہے گا۔

حسن نیت کی اہمیت وفضیلت

حسن نیت کا کمال اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہے اللہ تعالیٰ کا کسی بندے سے راضی ہو جانا دراصل دنیا و آخرت کی سب سے بڑی دولت اور سب سے بڑا انعام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ. (التوبة، ۹ : ۷۲)

”اور (پھر) اللہ کی رضا اور خوشنودی (ان سب نعمتوں سے) بڑھ کر ہے (جو بڑے اجر کے طور پر نصیب ہوگی)۔“

اللہ تعالیٰ کائناتِ ارض و سما کا خالق و مالک ہے۔ ہر کوئی اس کا محتاج ہے جبکہ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ شانِ صمدیت کا مالک اور منتہائے رضا کا حق دار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، اس لئے مخلوق کے لئے اپنے خالق و مالک کی رضا حاصل کرنا دنیا و آخرت کی ہر شے سے فوقیت رکھتی ہے۔ اگر بندہ خود کو غلام اور اللہ تعالیٰ کو اپنا رب،

Marfat.com

خالق اور مالک حقیقی سمجھتا ہے تو پھر کونسا غلام ہوگا جسے اپنے مالک کی خوشنودی مطلوب نہ ہو پھر نیک اعمال کی انجام دہی کے لئے بھی جذبہ رضائے الٰہی ایک بہترین محرک کا کام دیتا ہے۔ یہ ایسا شیریں مجرب محرک ہے کہ اگر بندے کے دل کا مرکز ومحور صرف اور صرف اللہ کی رضا ہو تو دلوں کو ہر طرح کی آلائشوں سے نجات مل جاتی ہے۔ ہر طرح کے خوف، لالچ، حرص و ہوس، غرور وتکبر اور حسد ومنافقت وغیرہ کی آلائشیں حرف غلط کی طرح مٹ جاتی ہیں اور دل پاک صاف ہو کر اللہ تعالیٰ کی محبت کا ٹھکانا بن جاتے ہیں۔ اس حالت میں بندہ جو بھی عمل کرے گا خواہ وہ ادنیٰ سا ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت پاکر پسندیدہ ہو جائے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی چھاپ لگ جائے گی۔

ایک بندہ اس وقت نفس کے اس امتحان میں کامیابی کے ساتھ سرخرو ہوسکتا ہے جب وہ عبادت و ذکر الٰہی کی برکت سے صفات عبودیت کو صفات ربوبیت سے بدل لے اور اپنے قلب و باطن میں شیطانی اخلاق کی بجائے رحمانی اخلاق راسخ کر کے اہل ایمان کے اوصاف پیدا کر لے اس طرح وہ اس قابل ہو جائے گا کہ نفس کے حیوانی و بہیمی اوصاف کو مٹا کر اپنے اندر اہل اللہ کے اوصاف پیدا کر لے۔ لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اصلاح نفس کس طرح ممکن ہے اور اس کا طریقہ کیا ہو گا؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ مسلسل عبادت و ریاضت کے ذریعے اپنے نفس کو قابو کرے اور اسے مغلوب کر کے اپنا مطیع بنائے اور ہر وقت اس کا محاسبہ کرتا رہے۔

اگر نفس پر قابو پانا چاہو تو اس کو چھوٹ اور ڈھیل مت دو، اس کی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ اس کی شہوات کے دروازوں کو بند رکھو ورنہ یہ قوت حاصل کر کے تجھے پچھاڑ دے گا۔

Marfat.com

نظامِ عبادات اور طہارت

عبادت الٰہی کے لئے طہارت فرض ہے جان بوجھ کر بغیر وضو کے نماز کی ادائیگی کفر ہے۔ احادیث مبارکہ میں وضو کے بہت فضائل وارد ہوئے ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لاتقبل صلوة بغير طهور. (صحیح بخاری، ۱: ۶۳)

''بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کی جائے گی''۔

ایک دوسری حدیث میں آقائے دوجہاں ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا:

مفتاح الجنة الصلوة ومفتاح الصلوة الطهور۔

(جامع الترمذی، ۱: ۱۰، رقم: ۴)

''جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔''

اَقسامِ نجاست

طہارت کی ضد نجاست ہے جس کا لغوی معنی گندگی ہے نجاست کا اطلاق حدث اور خبث دونوں پر ہوتا ہے جن کی تعریفات درج ذیل ہیں:

حدث

حدث ناپاکی کی اس کیفیت کو کہتے ہیں جو پورے انسانی بدن میں پائی

Marfat.com

جاتی ہے جب تک اس کیفیت کا ازالہ نہ ہو نماز نہیں ہوتی جیسے جنابت کی صورت میں پورے جسم کی پاکی حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے جبکہ وضو کے ٹوٹ جانے سے صرف اعضاءِ وضو کو دھویا جاتا ہے۔ (الفقه الاسلامی وأدلته)

خبث

خبث کا اطلاق ظاہری نظر آنے والی گندگی پر ہوتا ہے جیسے پیشاب اور پاخانہ وغیرہ۔ (الفقه علی المذاهب الأربعة)

شرعاً نجاست کی دو قسمیں ہیں:

ا۔نجاستِ حقیقی ۲۔نجاستِ حکمی

ا۔نجاستِ حقیقی

ایسی نجاست جو بدن، کپڑے اور دیگر اشیاء پر لگی ہوئی ہو اور نظر آنے والی ہو اور شریعت نے بھی اسے ناپاک قرار دیا ہو جیسے پیشاب، شراب ، مردار جانور کا خون اور پاخانہ وغیرہ۔ (الفقه الاسلامی وأدلته)

۲۔نجاستِ حکمی

وہ نجاست جو بظاہر نظر نہ آئے لیکن شریعت نے پاکی کا حکم دیا ہے وہ نجاست حکمی ہے۔اس کی مثال غسلِ واجب اور نماز کے لئے وضو کرنا ہے۔

(بدائع الصنائع)

Marfat.com

نجاست حقیقی کی اقسام

نجاستِ حقیقی کی دو اقسام ہیں:

۱۔ نجاستِ غلیظہ

۲۔ نجاستِ خفیفہ

(۱) نجاستِ غلیظہ

درج ذیل اشیاء سے نجاستِ غلیظہ ثابت ہوتی ہے:

پاخانہ، بہتا ہوا خون، پیپ، پیشاب، منہ بھر کر قے، حرام جانور مثلاً سور، کتا، لومڑی، شیر، گدھا، ہاتھی کا پیشاب و پاخانہ، گائے بھینس کا گوبر، گھوڑے کی لید، بکری اور اونٹ کی مینگنی، مرغی اور بطخ کی بیٹ، ہاتھی کے سونڈ سے نکلنے والی رطوبت وغیرہ۔ درندوں چوپاؤں کالعاب اور شیر خوار بچے اور بچی دونوں کا پیشاب و پاخانہ۔ یہ تمام اشیاء نجاست غلیظہ میں شامل ہیں۔ (نور الایضاح)

نجاستِ غلیظہ کا حکم

۱۔ نجاستِ غلیظہ کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے زائد لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی اگر جان بوجھ کر پڑھی تو گناہگار ہوگا۔

۲۔ نجاست غلیظہ درہم کے برابر ہے تو اسے پاک کرنا واجب ہوگا بغیر پاک کئے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی دوبارہ پڑھنی چاہیے اگر قصداً پڑھی تو گناہگار ہوا۔

۳۔ درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے۔ بغیر پاک کئے نماز پڑھنے سے نماز ہوجاتی ہے مگر خلاف سنت ہے۔

Marfat.com

۴۔ نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، گوبر، لید وغیرہ تو درہم کے برابر ہونے سے مراد وزن میں درہم کے برابر ہونا ہے نجاست پتلی ہے جیسے پیشاب وغیرہ تو درہم سے مراد موجودہ دھات کے روپے کے برابر گولائی ہے۔ (نور الایضاح)

(۲) نجاستِ خفیفہ

خفیفہ لفظ خفیف سے ہے جس کے معنی ہلکا یا سہل ہونے کے ہیں۔حلال جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے مثلاً گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، مینڈا اور گھوڑے کا پیشاب اور وہ پرندے جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کا پیشاب علاوہ ازیں کوا، شکرا، کبوتر، چیل وغیرہ کی بیٹ سب نجاست خفیفہ میں شامل ہیں۔ (نور الایضاح)

نجاستِ خفیفہ کا حکم

نجاستِ خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عضو پر لگی ہے اگر وہ اس کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پورے چوتھائی حصہ پر ہے تو اسکو دھونا ضروری ہے بصورت دیگر نماز نہ ہوگی۔

(کتاب المبسوط. نور الایضاح)

۲۔نجاستِ حکمی کی اقسام

اس کی دو قسمیں:

(۱) حدثِ اکبر

ایسی نجاست جس کے لاحق ہونے سے انسان پر غسل واجب ہوتا ہے مثلاً جنبی ہونا۔

Marfat.com

(۲) حدثِ اصغر

ایسی نجاست جس کے لاحق ہونے سے انسان پر غسل تو واجب نہیں ہوتا البتہ اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے ریح کا خارج ہونا۔

(کتاب الفقه على المذاهب الأربعة)

پاکی اور ناپاکی کے ضروری مسائل

۱۔ انسان کا جوٹھا پاک ہے خواہ مسلمان ہو یا کافر، عورت ہو یا مرد یا وہ مرد و عورت جن پر غسل فرض ہے۔

۲۔ کتا، خنزیر، بھیڑیا، بندر اور چیر پھاڑ کر کھانے والے جانوروں کا جھوٹا حرام ہے۔

۳۔ حلال جانوروں کا جھوٹا بھی پاک ہے۔

۴۔ جن جانوروں کا جھوٹا پاک ہے ان کا پسینہ بھی پاک ہے اور جن کا جھوٹا حرام ہے ان کا پسینہ بھی حرام ہے۔

۵۔ اگر کتا وغیرہ برتن میں منہ ڈال دے تو اس میں موجود سالن یا پانی پھینک دے۔ ایسا برتن کم از کم تین بار دھونے سے پاک ہوجائے گا لیکن سات بار دھونا بہتر ہے۔

۶۔ گھڑے مٹکے یا کسی بھی برتن میں نجاست گر جائے تو وہ برتن اور پانی ناپاک ہوجاتا ہے۔ اس میں موجود پانی سے وضو نہیں ہوتا۔

۷۔ بہتا ہوا پانی پاک ہوتا ہے اگر اس میں ناپاکی گرجائے مگر پانی کا رنگ ، بو اور

Marfat.com

ذائقہ تبدیل نہ ہوجائے تو پھر بھی پاک رہتا ہے۔

۸۔ نجس مہندی ہاتھوں اور پیروں پر لگانے کے بعد تین دفعہ دھونے سے ہاتھ پاؤں پاک ہوجائیں گے رنگ اتارنا واجب نہیں۔

۹۔ ناپاک چیزوں کو جلانے سے اگر دھواں اور بخارات اڑ کر بدن اور کپڑوں کو لگ جائیں تو ان پر ناپاکی کا حکم نہیں لگایا جائے گا اگرچہ پورا کپڑا بھیگ جائے۔

۱۰۔ تنور اگر ناپاک ہوجائے اور آگ جلانے سے نجاست کا اثر ختم ہوجائے تو پاک ہوجائے گا۔

۱۱۔ نجس چھری، چاقو اگر دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیئے جائیں تو پاک ہوجائیں گے۔

۱۲۔ گوبر اور لید وغیرہ نجس چیزوں کی راکھ بھی پاک ہے اور دھواں بھی۔ روٹی سالن پکاتے ہوئے لگ جائے تو حرج نہیں۔

۱۳۔ محض میلے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے۔ البتہ اگر پاک اور ناپاک میلے کپڑے آپس میں مل جائیں مگر خشک ہوں تو پاک کپڑوں کو علیحدہ کر کے استعمال کرنا درست ہے وہ ناپاک نہیں ہوتے۔

۱۴۔ کتے کا لعاب ناپاک ہے لیکن کتے کا جسم ناپاک نہیں اگر کسی انسان کے جسم یا کپڑوں کو لگ جائے تو کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔ البتہ اگر کتے کے جسم پر نجاست لگی ہو تو پھر ناپاک ہے۔

Marfat.com

اَحکامِ شریعت سے متعلق چند اَہم اِصطلاحات

اسلام کے وہ احکام جو مسلمانوں کے افعال و اعمال سے متعلق ہیں، احکامِ شرعیہ کہلاتے ہیں۔ جیسے

فرض، واجب، سنت، مستحب، حلال، حرام، مکروہ اور مباح۔

آئندہ صفحات میں اکثر و بیشتر یہ اصطلاحات استعمال ہوں گی اس لئے ان کی تعریفیں درج ذیل ہیں:

۱۔ فرض

فرض وہ حکمِ شرعی ہے جو دلیلِ قطعی (قرآنی حکم اور حدیثِ متواتر) سے ثابت ہو یعنی ایسی دلیل جس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہ ہو جیسے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ۔ یہ وہ بنیادی ارکان ہیں جن کا ادا کرنا ضروری ہے اور ادا کرنے والا ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان ان کی فرضیت کا انکار کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ ان کو بغیر عذر ترک کرنے والا فاسق اور سزا کا حقدار ہوتا ہے۔

(الفقه الاسلامی وأدلته، ۱: ۵۱)

۲۔ واجب

واجب وہ حکم شرعی ہے جو دلیلِ ظنی سے ثابت ہو، اور جسے ادا کرنے کا شرع نے لازمی مطالبہ کیا ہو اس کے بجا لانے پر ثواب اور چھوڑنے پر سزا ملتی ہے البتہ فرض کے انکار سے کفر لازم آتا ہے اور واجب کے انکار سے کفر لازم نہیں آتا۔

Marfat.com

۳۔ سنت

سنت حضور نبی اکرم ﷺ کا ایسا طریقۂ جاریہ ہے جو آپ ﷺ کے قول یا فعل سے ثابت ہو جیسے وضو میں بسم اللہ پڑھنا اور تمام اعضاء کو تین مرتبہ دھونا، اس کے کرنے پر اجر اور نہ کرنے پر ملامت ہے۔ سنت کی دو اقسام ہیں:

۱۔ سنتِ ہدیٰ ۲۔ سنتِ زائدہ

سنتِ ہدیٰ کا تعلق عبادات سے ہے اور سنتِ زائدہ کا تعلق عادات سے ہے۔

سنتِ ہدیٰ کی دو اقسام ہیں:

۱۔ سنتِ مؤکدہ ۲۔ سنتِ غیر مؤکدہ

(طحطاوی، حاشیه علی مراقی الفلاح)

سنتِ مؤکدہ سے مراد وہ عمل ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دو مرتبہ کے علاوہ ہمیشہ بطورِ عبادت اپنایا ہو اور اس کی اقامت، تکمیلِ دین کی خاطر ہو جیسے اذان، اقامت، نماز باجماعت وغیرہ سنتِ مؤکدہ ہیں۔ یہ ایسے اعمال ہیں جن کو ادا کرنے کی حضور نبی اکرم ﷺ نے تاکید فرمائی ہے۔ اس کے ادا کرنے پر اجر ملتا ہے اور بغیر عذر چھوڑ دینے کی عادت قابلِ ملامت و مذمت ہے۔

سنتِ غیر مؤکدہ سے مراد ایسے امور ہیں جن کی حضور نبی اکرم ﷺ نے پابندی نہ کی ہو یعنی کبھی کیا ہو اور کبھی نہ کیا ہو جیسے عصر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت، ہر ہفتے میں سوموار اور جمعرات کے روزے، وغیرہ۔ سنتِ غیر مؤکدہ کو سنتِ زائدہ بھی کہتے ہیں۔

۴۔ مستحب

ایسا کام جو شرعی طور پر پسندیدہ ہو لیکن اس کے ترک کرنے میں

Marfat.com

ناپسندیدگی نہ ہو خواہ وہ کام حضور نبی اکرم ﷺ کے عمل مبارک سے ثابت ہو یا اس کے کرنے کی ترغیب دی ہو یا علمائے کرام نے اسے پسند کیا ہو۔

(طحطاوی، حاشیۃ علی مراقی الفلاح، ۱: ۴۲)

مستحب ایسا فعل ہے جس کے کرنے والے کو ثواب ہو گا اور نہ کرنے والے کو گناہ اور عذاب نہیں ہو گا۔ جیسے وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے۔اسی طرح محفلِ میلاد النبی ﷺ منانا، ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی یا گیارھویں شریف کا انعقاد کرنا وغیرہ۔

نوٹ: صاحب در المختار اور ابن عابدین اور جمہور علماء نے کہا ہے کہ مندوب، مستحب، نفل اور تطوع میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور ان کا حکم یہ ہے کہ ان کا ترک کرنا خلاف اولیٰ ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے چھوڑنے سے کراہت ثابت ہوتی ہے۔

(حاشیہ ابن عابدین، ۱: ۱۱۵)

۵۔ مباح

وہ کام جو شرعاً حلال ہو نہ حرام۔ اس فعل کو اپنی مرضی سے کرنے یا نہ کرنے پر عتاب ہے نہ ثواب اور یہی مباح ہے۔ مثلاً لذیذ کھانے کھانا اور نفیس کپڑے پہننا۔

۶۔ حرام

حرام وہ شے یا فعل ہے جس سے لازمی طور پر رک جانے کا مطالبہ کیا جائے یا یوں سمجھ لیں کہ جس طرح فرض کی ادائیگی ضروری ہے اسی طرح حرام کا چھوڑنا ضروری ہے۔ جیسے مردار، خون، خنزیر کا کھانا اور ناحق قتل، بدکاری، سود، والدین کی نافرمانی غیبت کرنا اور جھوٹ بولنا وغیرہ یہ سب حرام ہیں، ان سے بچنا

Marfat.com

ضروری ہے کیونکہ ان کی حرمت دلیلِ قطعی سے ثابت ہے۔ حرام کا مرتکب سزا کا مستحق ہوتا ہے جبکہ اس کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے جبکہ حرام جانتے ہوئے جو شخص اس کا ارتکاب کرے وہ فاسق وفاجر ہے۔

۷۔ مکروہ

مکروہ وہ شے یا فعل ہے جس کے ترک کرنے کا مطالبہ حتمی اور لازمی طور پر نہ کیا گیا ہو۔ مکروہ کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ مکروہِ تحریمی ۲۔ مکروہِ تنزیہی

(۱) مکروہِ تحریمی

وہ فعل ہے جس سے لازمی طور پر رک جانے کا مطالبہ ہو اور وہ مطالبہ دلیلِ ظنی سے ثابت ہو۔ (یہ واجب کے مقابلے میں ہے اس کو اپنانے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے) مثلاً نماز وتر کا چھوڑنا، نمازِ وتر چونکہ واجب ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں اس کو کبھی ترک نہ فرمایا اور اس کے چھوڑنے پر وعید سنائی ہے۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے تین بار فرمایا:

اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ یُوتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ یُوتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا.

(سنن ابی داؤد، ۱: ۵۲۷، رقم: ۱۴۱۹)

’’وتر حق ہے اور جو شخص وتر ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وتر حق ہے اور جو شخص وتر ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وتر حق ہے اور جو شخص وتر ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔‘‘

Marfat.com

۲۔ مکروہِ تنزیہی

وہ فعل ہے جس کو ترک کرنے کے مطالبہ میں شدت نہ پائی جائے مثلاً محرم الحرام کی صرف دسویں تاریخ کا روزہ رکھنا، شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کا نفلی روزہ رکھنا۔

Marfat.com

وضو کا بیان

اصطلاح شریعت میں خاص اعضاء جیسے چہرہ، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ کو مخصوص طریقے سے پانی کے ساتھ دھونا وضو کہلاتا ہے۔ (بحر الرائق)

فرائضِ وضو

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ. (المائدہ، ۵: ۶)

"اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لئے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لئے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت دھولو۔"

اس آیت کریمہ میں فرائض وضو بیان کئے گئے ہیں، جن کی وضاحت ذیل میں دی جا رہی ہے:

۱۔ چہرے کا دھونا اور چہرے کی لمبائی کی حد کے لحاظ سے پیشانی کی سطح کے شروع ہونے کی جگہ سے (یعنی پیشانی کے اوپر کے حصہ سے جہاں بال اگتے ہیں) شروع ہو کر ٹھوڑی کے نیچے تک ہے اور چوڑائی کے لحاظ سے وہ تمام حصہ جو

Marfat.com

دونوں کانوں کی لوؤں کے درمیان ہے۔

۲۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا۔

۳۔ پیروں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔

۴۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (بدائع الصنائع. هدايه. بحر الرائق)

وضو کے واجب ہونے کی شرائط

کسی شخص پر وضو کے واجب ہونے کی درج ذیل شرائط ہیں:

۱۔ بالغ ہونا

۲۔ مسلمان ہونا۔

۳۔ اتنی مقدار پانی پر قادر ہونا جو وضو کے لئے کافی ہو۔

۴۔ ناپاکی کا پایا جانا۔

۵۔ عورت کا حیض اور نفاس سے پاک ہونا۔ (بحر الرائق، نور الايضاح)

وضو کے صحیح ہونے کی شرائط

وضو کے صحیح ہونے کی تین شرائط ہیں:

۱۔ جو اعضاء دھوئے جاتے ہیں ان پر پوری طرح پاک پانی کا پہنچ جانا۔

۲۔ اس حالت اور کیفیت کا ختم ہو جانا اور رک جانا جو وضو کے برعکس ہے جیسے حیض اور نفاس اور حدث۔

۳۔ جسم سے ایسے چیز کی علیحدگی جو ظاہری جلد تک پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ ہو جیسے موم، چربی، نیل پالش وغیرہ۔ (در مختار، طحطاوی، نور الايضاح)

Marfat.com

وضو کی سنتیں

۱۔ دونوں ہاتھوں کا کلائیوں تک دھونا۔

۲۔ شروع میں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا۔

۳۔ مسواک کرنا اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانتوں کی اچھی طرح صفائی کرنا۔

۴۔ تین مرتبہ کلی کرنا اگرچہ ایک ہی چلو سے ہو۔

۵۔ تین چلوؤں سے ناک میں پانی ڈالنا۔

۶۔ غیر روزہ دار کے لئے مبالغہ کرنا یعنی خوب اچھی طرح کلی کرنا اور ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچانا۔

۷۔ ہر عضو کا تین تین بار دھونا۔

۸۔ ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرنا۔

۹۔ کانوں کا مسح کرنا۔

۱۰۔ سر کے پانی سے کانوں کا مسح کرنا۔

۱۱۔ ملنا اور پے در پے وضو کرنا۔

۱۲۔ وضو کی نیت کرنا۔

۱۳۔ جس طرح قرآن حکیم میں وضو کی ترتیب بیان ہوئی ہے اسی ترتیب سے وضو کرنا۔

۱۴۔ تمام اعضاء کو داہنی طرف سے شروع کرنا۔

Marfat.com

۱۵۔ انگلیوں کا سروں (پوروں) کی طرف سے شروع کرنا اور سر کے اگلے حصہ سے شروع کرنا۔

۱۸۔ گردن کا مسح کرنا۔ (ہدایۃ المبتدی، شرح فتح القدیر، نور الایضاح)

آدابِ وضو

درج ذیل چیزیں آدابِ وضو میں شامل ہیں:

۱۔ اونچی جگہ بیٹھنا۔

۲۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

۳۔ وضو کرانے کے لئے کسی اور سے مدد نہ لینا۔

۴۔ دورانِ وضو دنیاوی بات چیت نہ کرنا۔

۵۔ منقول دعاؤں کا پڑھنا۔

۶۔ ہر عضو کو دھونے کے وقت بسم اللہ پڑھنا۔

۷۔ چھنگلیا (سب سے چھوٹی انگلی) کو دونوں کانوں کے سوراخوں میں داخل کرنا۔

۸۔ ڈھیلی انگوٹھی کا ہلانا۔

۹۔ دائیں ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔

۱۰۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

۱۱۔ تندرست شخص کا وقت آنے سے پہلے وضو کرنا۔

۱۲۔ کلمہ شہادت وضو کے بعد پڑھنا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ

Marfat.com

لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۳۔ وضو سے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پینا اور یہ پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ.

''اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں کر دے جو بہت توبہ کرنے والے اور پاکیزگی والے ہیں۔'' (بدائع الصنائع، بحر الرائق)

مکروہاتِ وضو

دورانِ وضو درج ذیل چھ چیزیں مکروہ ہیں:

۱۔ پانی میں اسراف (فضول خرچی)۔

۲۔ پانی میں (مقدار ضرورت سے) کمی کرنا۔

۳۔ چہرے پر پانی کو مارنا (جس سے چھینٹیں اڑیں)۔

۴۔ دنیاوی بات چیت کرنا۔

۵۔ بلا عذر کسی اور سے وضو کرانے میں مدد لینا۔

۶۔ نئے پانی سے تین مرتبہ مسح کرنا۔ (بحر الرائق، در مختار، نور الایضاح)

اَقسامِ وضو

وضو کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ فرض ۲۔ واجب ۳۔ مستحب

Marfat.com

ا۔ فرض

درج ذیل صورتوں میں وضو کرنا فرض ہے:

ا۔ ہر اس شخص پر جو بغیر وضو کے ہو

۲۔ ہر نماز کے لئے اگرچہ نفل ہی ہو

۳۔ سجدہ تلاوت کے لئے

۴۔ قرآن پاک کو چھونے کے لئے اگرچہ ایک ہی آیت کا مس ہو

۲۔ واجب

کعبۃ اللہ کے طواف کے لئے

۳۔ مستحب

درج ذیل صورتوں میں وضو کرنا مستحب ہے:

سونے کے لئے۔ جب نیند سے جاگے۔ ہمیشہ باوضو رہنے کے لئے۔ وضو پر وضو۔ غیبت اور جھوٹ کے بعد۔ ہر گناہ کے بعد۔ نماز کے علاوہ قہقہہ لگا کر ہنسنے کے بعد۔ غسل میت کے بعد۔ غسل جنابت سے پہلے۔ جنبی کے لئے کھانے، پینے اور سونے کے وقت۔ غصہ کے وقت۔ حدیث شریف، روایت حدیث اور کسی علم (شرعی) کے پڑھنے کے وقت۔ اذان، تکبیر، خطبہ، حضور ﷺ (کے روضہء اطہر) کی زیارت کے وقت۔ وقوفِ عرفہ اور سعی بین الصفا والمروہ کے وقت۔ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد۔ (طحطاوی، نور الایضاح)

Marfat.com

نواقضِ وضو

درج ذیل چیزیں وضو کو توڑ دیتی ہیں:

۱۔ وہ چیز جو سبیلین (پیشاب یا پاخانے کی راہ) سے نکلے جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، ریح، پیپ یا کوئی بھی رطوبت۔

۲۔ ہر ناپاکی جو سبیلین کے علاوہ بدن کے کسی حصہ سے بہنے لگے مثلاً خون، پیپ۔

۳۔ کھانے، پانی یا جمے ہوئے خون کی قے جبکہ منہ بھر کر ہو یعنی اتنی ہو کہ بلاتکلف منہ بند نہ ہو سکے۔

۴۔ منہ سے وہ خون جو تھوک سے زیادہ یا اس کے برابر ہو۔

۵۔ ایسی نیند کہ اس میں کوئی شخص زمین پر نہ ٹک کے نہ بیٹھا ہو مثلاً کروٹ سے سویا ہو۔

۶۔ سونے والے کی سرین کا جاگنے سے پہلے اوپر کو اٹھ جانا اگرچہ وہ گرا نہ ہو۔

۷۔ بے ہوشی۔

۸۔ جنون۔

۹۔ نشہ۔

۱۰۔ بالغ شخص کا ایسی نماز میں قہقہہ لگانا جو رکوع اور سجدہ والی ہو اگرچہ اس نے (اس قہقہہ سے) نماز سے خارج ہونے کا ارادہ ہی کیا ہو۔

(ہدایہ، بحر الرائق، نور الایضاح)

Marfat.com

وضو نہ توڑنے والی چیزیں

درج ذیل صورتوں میں وضو نہیں ٹوٹتا:

۱۔ خون کا ظاہر ہونا جو اپنی جگہ سے بہا نہ ہو۔

۲۔ کیڑے کا زخم سے یا کان سے یا ناک سے نکلنا۔

۳۔ قے جو منہ بھر کے نہ ہو۔

۴۔ بلغم کی قے اگرچہ بلغم زیادہ ہو۔

۵۔ سونے والے کا جھکنا (اس طرح کہ زمین سے) مقعد کے ہٹ جانے کا احتمال ہو (یقین نہ ہو)۔

۶۔ اس شخص کی نیند جس کی سرین زمین پر جمی ہوئی ہو اگرچہ وہ کسی ایسی چیز پر سہارا لگائے ہوئے ہو کہ اگر اس چیز کو ہٹا دیا جائے تو وہ گر جائے۔

۷۔ نماز پڑھنے والے کا سو جانا اگرچہ وہ رکوع یا سجدہ کی حالت میں ہو۔

(بحر الرائق، در المختار، نور الایضاح)

وضو کرنے کا طریقہ

وضو کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے:

۱۔ وضو کرنے کے لئے کسی اونچی جگہ قبلہ رخ ہو کر بیٹھا جائے تا کہ وضو کے چھینٹے جسم اور کپڑوں پر نہ پڑیں۔

۲۔ بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع کریں۔

Marfat.com

۳۔ پھر تین مرتبہ کلائی تک دونوں ہاتھ دھوئیں۔

۴۔ پھر تین دفعہ کلی کریں اور مسواک کریں یا انگلی سے اچھی طرح دانت صاف کریں۔

۵۔ پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے صاف کریں۔

۶۔ پھر تین مرتبہ چہرہ اس طرح دھوئیں کہ سر کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کے لو سے لیکر دوسرے کان کے لو تک پانی پہنچ جائے اور کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

۷۔ پھر تین بار دایاں ہاتھ اور تین بار بایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں۔ اگر انگوٹھی یا چوڑیاں وغیرہ پہنی ہوں تو ان کو ہلالیں تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

۸۔ پھر ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرے پھر کان کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا۔

۹۔ پھر تین مرتبہ دایاں پاؤں اور تین مرتبہ بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں۔

یاد رکھیں کہ وضو میں بعض چیزیں از روئے شریعت فرض، بعض سنت اور بعض مستحب ہیں۔ ان سب کا خیال رکھنے سے وضو کامل ہوتا ہے۔

وضو کے متفرق مسائل

۱۔ نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔

۲۔ ہر قسم کے زیورات، انگوٹھیاں، چوڑیاں اور کنگن اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے جگہ خشک رہ جانے کا اندیشہ ہے تو انہیں اتار کر دھونا فرض ہے۔ اگر ہلا کر حرکت

Marfat.com

دینے سے پانی بہتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور بن ہلائے پانی بہتا ہو تو پھر حرکت دینا ضروری نہیں۔

۳۔ جو رطوبت جسم سے خارج ہو اور وضو کو نہ توڑے وہ ناپاک نہیں مثلاً تھوڑا خون جو نکل کر نہ بہے یا تھوڑی قے جو منہ بھر کر نہ ہو۔ اسی طرح شیر خوار بچے کا دودھ جو منہ بھر کر ہو ناپاک ہے لیکن اگر معدہ سے نہ ہو بلکہ سینے سے پلٹ آئے پاک ہے۔

۴۔ بغیر وضو قرآن مجید مس کرنا جائز نہیں۔ اگر ایسے کپڑے سے چھو لیا جائے جو اوڑھا نہ ہو تو درست ہے۔ دوپٹہ اور قمیض کے دامن سے جبکہ اوڑھے ہوئے ہوں چھونا درست نہیں۔

۵۔ بغیر وضو قرآن مجید زبانی پڑھنا یا اگر کھلا ہو تو بغیر چھوئے دیکھ کر پڑھنا جائز ہے۔

۶۔ بغیر وضو کے ایسی اشیاء اور برتن وغیرہ جن پر قرآن حکیم کی کوئی آیت لکھی ہو چھونا جائز نہیں۔

۷۔ محض شک کی بناء پر وضو نہیں ٹوٹتا۔ دورانِ وضو کسی ایک عضو کے دھونے میں شک ہوا اگر زندگی میں پہلی مرتبہ ہوا تو وہ عضو دوبارہ دھوئے اور اگر اکثر ایسا ہوتا ہو تو پھر توجہ نہ دے وضو صحیح ہے۔

۸۔ نابالغ بچوں پر وضو فرض نہیں البتہ عادت ڈالنے کے لئے ان سے وضو کرا لینا چاہیے۔

۹۔ اگر مصنوعی دانت لگوائے ہوں تو وضو کے دوران میں انہیں اتارنا ضروری نہیں۔

Marfat.com

۱۰۔ اگر کوئی شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ جس کی وجہ سے اس کا وضو بار بار ٹوٹتا ہو مثلاً نکسیر کا بار بار پھوٹنا یا کوئی ایسا زخم جو بہتا رہتا ہو وہ معذور ہے۔ اس کا حکم یہ ہے ایک وقت کی نماز کے لئے ایک بار وضو کرنا کافی ہے۔ البتہ اگر اس مخصوص بیماری کے علاوہ کوئی اور ناقضِ وضوفعل صادر ہوجائے تو دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے۔

۱۱۔قبلہ کی طرف منہ کر کے اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا آداب وضو میں شامل ہے اگر اس طرح کی سہولت نہ ہو تو واش بیسن پر کھڑے ہو کر وضو کرنا بھی درست ہے۔

وضو کی دعائیں

دوران وضو درجہ ذیل دعائیں پڑھنا مستحب ہے۔

۱۔ وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھ کر درود شریف پڑھنا اور اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھنا۔

۲۔ کلی کرتے ہوئے یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

۳۔ ناک میں پانی ڈالتے ہوئے یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ.

۴۔ چہرہ پر پانی ڈالتے ہوئے یہ دعا پڑھنا:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ.

۵۔ دایاں ہاتھ دھوتے ہوئے یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا.

۶۔ بایاں ہاتھ دھوتے ہوئے یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ.

۷۔ سر کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلَّ عَرْشِکَ.

۸۔ کانوں کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ.

۹۔ گردن کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰھُمَّ اعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ.

۱۰۔ دایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ.

۱۱۔ بایاں پاؤں دھوتے ہوئے یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ.

۱۲۔ اگر مذکورہ دعائیں یاد نہ ہوں تو دورانِ وضو درود شریف پڑھتے رہنا بہتر ہے۔

Marfat.com

۱۳۔ وضو کے اختتام پر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

۱۴۔ آسمان کی طرف منہ کر کے سُبْحٰنَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَيْکَ، پھر کلمہ شہادت اور مکمل سورۃ القدر پڑھنا بھی مستحب ہے۔

مسواک کی اہمیت

شریعتِ مطہرہ نے مکمل جسم کی صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ ساتھ دانتوں کو صاف رکھنے کا حکم بھی دیا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے مسواک کی ترغیب دی۔ مسواک کرنا اگرچہ وضو کی سنن میں سے ایک سنت ہے لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس کی بہت زیادہ اہمیت بیان فرمائی ہے، آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

لو لا ان أشق علی امتی أو علی الناس لأمرتهم بالسواک مع کل صلوة. (صحیح بخاری، ۱: ۳۰۳، رقم: ۸۴۷)

''اگر میری امت پر یہ حکم گراں نہ گزرتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''

حضور نبی اکرم ﷺ اپنے دندان مبارک کی صفائی کا خوب اہتمام فرماتے تھے۔ بایں وجہ جب بھی دن کے وقت یا رات کے وقت نیند سے بیدار ہوتے تو آپ ﷺ کا معمول مبارک یہ تھا کہ وضو کرنے سے پہلے مسواک فرماتے۔ اس حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں:

Marfat.com

کان رسول الله ﷺ لا یرقد من لیل ولا نهار فیستیقظ إلا تسوک قبل أن یتوضأ. (سنن أبی داؤد، ۱: ۱۵، رقم: ۵۷)

''حضور نبی اکرم ﷺ رات دن میں جب بھی نیند سے بیدار ہوتے وضو کرنے سے پہلے مسواک فرما لیا کرتے تھے۔''

سنت نبوی اور آثارِ صحابہ ﷺ کا مطالعہ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں درخت کی شاخوں سے تازہ مسواک اور درختوں کی خشک ٹہنیاں بھی بطورِ مسواک استعمال کی جاتی تھیں۔ فی زمانہ ٹوتھ برش، ٹوتھ پیسٹ اور منجن کا استعمال بھی مسنون حکم کے تحت آتا ہے کیونکہ شریعت میں مسواک کے استعمال کا اصلی مقصد دانتوں کی صفائی ہے اور وہ ٹوتھ پیسٹ، منجن اور ٹوتھ برش کے استعمال کرنے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے بشرطیکہ وہ کسی حرام چیز سے تیار نہ کئے گئے ہوں۔ تاہم بہتر یہی ہے کہ (اگر ممکن ہو تو) مسواک سے دانتوں کی صفائی کی جائے کیونکہ اس میں بہت سے طبی و روحانی فوائد ہیں۔

مسواک کرنے کا مسنون طریقہ

مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ منہ کے دائیں جانب سے شروع کریں، پھر بائیں جانب کی جائے اور داڑھ کے اوپر، تالو اور زبان کی سطح پر بھی پھیری جائے۔ دانتوں پر چوڑی جانب مسواک کرنا سنت ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسواک کے آداب

مسواک کے دوران درج ذیل امور کو ملحوظ رکھنا مستحب ہے:

۱۔ مسواک کا ہرا یا تازہ ہونا افضل ہے۔

Marfat.com

۲۔ تازہ مسواک دستیاب نہ ہونے کی صورت میں برش کا استعمال بھی درست ہے۔

۳۔ مسواک چھوٹی انگلی کے برابر موٹی اور بالشت کے برابر لمبی ہو۔

۴۔ اگر مسواک یا برش میسر نہ ہو تو انگلیوں سے دانتوں کو خوب صاف کر لیا جائے۔

۵۔ مسواک کو دائیں ہاتھ سے اس طرح پکڑا جائے کہ انگوٹھا مسواک کے اوپر، چھنگلیاں نچلی طرف اور باقی انگلیاں مسواک کی نیچی جانب رہیں۔

(طحطاوی، حاشیه علی مراقی الفلاح، ۱: ۴۴)

Marfat.com

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

حضور نبی اکرم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو موزوں پر مسح کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ خواہ وہ مسافر ہوں یا مقیم۔ موزوں پر مسح کرنے کے ضمن میں بکثرت احادیثِ صحیحہ مروی ہیں۔ وہ موزہ جو دونوں پاؤں میں ٹخنوں تک پہنا جائے یہ خواہ چمڑے کا ہو یا اس جیسی کسی اور چیز کا بنا ہوا ہو۔ اس پر مسح کرنا جائز ہے البتہ عام دھاگے سے بنے ہوئے اور اونی موزے (جن پر مسح کرنے سے پانی پاؤں تک پہنچ جائے) پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ **(بدائع الصنائع، بحر الرائق)**

موزوں پر مسح صحیح ہونے کی شرائط

۱۔ موزوں نے پاؤں کو ٹخنوں تک ڈھانپ لیا ہو اور اس کے اوپر زپ (zip) یا کلپ (clip) لگی ہوئی ہو تاکہ یہ چیزیں موزوں کے اوپر والے سرے کو ٹخنوں کے ساتھ مضبوطی سے ڈھک دیں۔ ایسے موزوں پر مسح کرنا درست ہے۔

۲۔ موزے ایسے نہ ہوں کہ وہ ٹخنوں تک پاؤں نہ ڈھک سکیں اگر اوپر سے کھلے ہیں یا پاؤں کا کچھ حصہ ڈھکا ہے اور کچھ کھلا ہے تو ایسے موزے پر مسح درست نہ ہوگا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ٹخنوں تک پاؤں کو دھونا واجب ہے۔

۳۔ موزہ ایسا ہو کہ اس کے پہننے سے سفر کرنا اور چلنا پھرنا ممکن ہو لیکن اگر موزہ ڈھیلا ہو تو اس سے کوئی حرج نہیں۔

۴۔ موزہ استعمال کرنے والا اس کا مالک ہو چوری کا یا غصب شدہ نہ ہو۔ اگر اس

Marfat.com

کی ملکیت کے حرام ہونے کا شک ہو تو اس موزے پر مسح درست نہیں۔

۵۔ ناپاک موزے پر مسح درست نہیں۔

۶۔ پانی سے وضو کر کے موزہ پہنا گیا ہو لہٰذا تیمم کے بعد جو موزہ پہنا گیا اس پر مسح درست نہیں ہوتا۔

۷۔ جس جگہ کا مسح کرنا فرض ہے وہاں کوئی ایسی چیز موجود نہ ہو جو موزے تک پانی پہنچنے سے مانع ہو مثلاً گوندھا ہوا آٹا وغیرہ۔ (نور الایضاح، فتاویٰ عالمگیری)

موزوں پر مسح کی مدت

جو شخص مقیم ہے (یعنی اپنے گھر میں ہے مسافر نہیں) وہ بے وضو ہونے کے وقت سے لے کر چوبیس گھنٹے تک مسح کر سکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص نے صبح وضو کر کے موزے پہنے، ظہر کے وقت اس کا وضو ٹوٹ گیا تو اب ظہر کا وضو کرے اور موزوں پر مسح کرے اور یہ سلسلہ دوسرے دن ظہر تک چلتا رہے گا۔ مسافر شخص کو اسی طرح تین دن تین راتوں تک کی اجازت ہے۔ (بدائع الصنائع، بحر الرائق)

مسح کا مسنون طریقہ

دونوں ہاتھ پانی سے تر کر لیں پھر دائیں ہاتھ کی تین انگلیاں دائیں پاؤں کی نوک پر رکھیں اور بائیں پاؤں کی نوک پر بائیں ہاتھ کی انگلیاں رکھیں اور ان کو پنڈلی تک کھینچ لائیں۔ (بدائع الصنائع، بحر الرائق)

موزے کے کس قدر حصے کا مسح فرض ہے

ہر موزے کا کم از کم ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر مسح کرنا فرض

Marfat.com

ہے۔ موزہ ایسا ہو کہ اسے پہن کر کم از کم انسان ایک میل چل سکے چنانچہ اس مقررہ فاصلے کے طے کرنے سے پہلے اگر موزہ پاؤں سے اتر جائے تو ایسے موزہ پر مسح کرنا درست نہیں ہوتا۔ (ھدایۃ، فتاویٰ عالمگیری)

مسح کو باطل کرنے والے امور

۱۔ وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہی سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۔ مدت مسح پوری ہو جانے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

۳۔ اگر موزہ ایک بھی اتار دیا تو مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

۴۔ کسی طرح موزے کے اندر پانی داخل ہو گیا جیسے وہ آدمی پانی میں داخل ہو جائے اور نصف سے زیادہ پاؤں ڈھل گیا تو مسح ٹوٹ گیا۔

(بدائع الصنائع، فتاویٰ عالمگیری، نور الایضاح)

اَعضاء وضو پر مسح

بعض اعضاء پر مسح کی ضرورت عام طور پر پیش آتی رہتی ہے اس لئے ان مسائل کا جاننا بہت ضروری ہے:

۱۔ اعضائے وضو اگر پھٹ گئے ہیں یا ان پر پھوڑا پھنسی ہے یا کوئی ایسی بیماری ہے جس میں پانی سے تکلیف ہوتی ہو تو ایسے اعضاء پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے۔

۲۔ اگر اس سے بھی نقصان ہوتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کر لینا درست ہے۔

۳۔ اگر اس میں بھی تکلیف ہو تو معاف ہے۔ (فتاوی عالمگیری)

Marfat.com

غسل کا بیان

غسل کا مسنون طریقہ

حضور نبی اکرم ﷺ کے غسل کا طریقہ احادیثِ صحیحہ میں مروی ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غسل فرماتے تو سب سے پہلے دستِ مبارک کو دھوتے، پھر نماز کی وضو کی طرح وضو فرماتے، پھر مبارک انگلیوں کو پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے، پھر سر پر تین چلو پانی ڈالتے اس کے بعد تمام جسدِ اقدس پر پانی بہاتے۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

پس غسل کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ

۱۔ غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ کلائیوں تک تین بار دھوئیں پھر استنجا کریں۔

۲۔ اگر جسم پر کسی جگہ کوئی نجاست لگی ہو تو پہلے اسے دھوئیں۔

۳۔ پھر نماز کی وضو کی طرح وضو کریں اگر پانی کھڑا ہوتا ہو تو اس صورت میں پاؤں آخر میں دھوئیں۔

۴۔ پھر تین بار دائیں کندھے پر اور تین بار بائیں کندھے پر پانی بہائیں۔

۵۔ پھر تین بار تمام بدن پر پانی بہائیں۔

Marfat.com

غسل کے فرائض

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں اگر کسی ایک چیز میں بھی کمی رہ جائے تو غسل نہیں ہوتا۔

(۱) کلی کرنا

اس سے مراد وہ کلی نہیں جو عام حالات میں کی جاتی ہے یعنی تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر باہر نکال دیا بلکہ منہ بھر کر پانی اس طرح ڈالنا کہ حلق کی جڑ تک پانی پہنچ جائے۔ مثلاً:

۱۔ زبان کے نیچے، داڑھوں کے پیچھے، رخسار کی تہہ، دانتوں کی جڑ اور درمیانی خالی جگہوں میں پانی کا پہنچانا ضروری ہے۔ اگر جان بوجھ کر کسی جزو کو چھوڑ دیا گیا تو غسل درست نہیں ہوگا اور ناپاکی برقرار رہے گی۔

۲۔ دانتوں میں اگر کوئی ایسی چیز لگی ہو جو آسانی سے اتر نہیں سکتی جیسے پان کھانے والوں کے دانتوں پر چونے کی تہہ جم جاتی ہے تو یہ معاف ہے۔

۳۔ اگر کوئی دانت تار سے باندھا گیا ہو یا مسالہ سے جوڑا گیا ہو تو اس کے نیچے بھی پانی پہنچانا معاف ہے۔

(۲) ناک میں پانی ڈالنا

ناک میں اس طرح پانی ڈالنا کہ اس کے نرم حصے تک پہنچ جائے۔ یعنی نتھنوں کا نرم حصہ دھل جانا چاہئے اگر ناک میں رطوبت سوکھ جائے تو اس کو صاف کرنا ضروری ہے۔

Marfat.com

(۳) بدن کا دھونا

سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلوؤں تک پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر جگہ خشک نہ رہے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ اس میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ بعض اعضاء ایسے ہیں جن پر اگر توجہ نہ دی جائے تو وہ دھلنے سے رہ جاتے ہیں لہٰذا پہلے ان کو مَل لینا چاہئے پھر ان پر بطورِ خاص پانی بہانا چاہئے۔

غسل کے بعض ضروری مسائل

۱۔ فرض غسل کرتے وقت نتھلی، بُندے اور بالیوں کے سوراخوں کے اندر خوب احتیاط سے پانی پہنچانا ضروری ہے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

۲۔ اگر ناخن وغیرہ پر آٹا لگ کر سوکھ جائے اور غسل کرتے وقت پانی جسم تک پہنچ جائے تو غسل ہوگیا ورنہ اسے علیحدہ کر کے دھونا لازم ہے۔

۳۔ دورانِ غسل اگر کسی جگہ پانی پہنچانا بھول جائے تو بعد میں پورا غسل کرنا ضروری نہیں صرف اسی جگہ پر پانی بہانا کافی ہے۔

۴۔ نیل پالش ناخن پر لگی ہو تو فرض غسل نہیں ہوتا یعنی ناپاکی برقرار رہتی ہے اس لئے اس کا اتارنا ضروری ہے۔ مہندی کا رنگ اتارنا ضروری نہیں۔

۵۔ فرض غسل کرنے سے پہلے اگر حیض شروع ہوجائے تو ایام کے ختم ہونے کے بعد بھی غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۶۔ غسل واجب میں طہارت حاصل کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے اس پر

Marfat.com

حدیث مبارکہ میں سخت وعید آئی ہے کہ جس گھر میں جنبی ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ لہذا اگر نماز کا آخری وقت ہوجائے تو غسل کرنا فرض ہوتا ہے۔

۷۔ غسل واجب ہوتو وضو کر کے کھانا پینا جائز ہے۔ اگر رمضان شریف کا مہینہ ہو اور وقت تنگ ہو تو بے نہائے سحری کھا کر روزہ رکھ لے اور پھر غسل کرے۔

۸۔ احتلام کی صورت میں عورت کے لئے غسل کرنا فرض ہے۔

۱۰۔ جس کو نہانے کی حاجت ہو اس کے لئے قرآن مجید چھونا، دیکھ کر یا زبانی پڑھنا، آیت کا لکھنا، ایسا تعویذ اور انگوٹھی کو چھونا یا دھونا یا پہننا جس پر آیت لکھی ہو حرام ہے۔

۱۱۔ اگر معلمہ ہے تو وہ حروف کو توڑ توڑ کر پڑھا سکتی ہیں۔

۱۲۔ غسلِ جنابت میں غسل سے قبل ناخن تراشنا یا جسم سے بال صاف کرنا مکروہ ہے۔ (فتاوی عالمگیری)

ضروری ہدایات

۱۔ غسل فرض میں تاخیر نہ کریں جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ جس گھر میں ناپاک آدمی ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

۲۔ غسل میں اتنی دیر کرنا کہ نماز کا آخری وقت ہو جائے گناہ ہے۔

۳۔ اگر ناپاک شخص کھانا چاہتا ہے تو وضو کرے یا کم از کم ہاتھ منہ دھو کر کلی کرے۔ ایسا کئے بغیر کھا پی لیا تو اگرچہ گناہ نہیں مگر مکروہ ہے۔

Marfat.com

۴۔ رمضان شریف میں صبح ہونے سے پہلے نہا لینا چاہیے اور اگر نہ نہا سکے تو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ روزہ سے پہلے ناک میں پانی اندر تک پہنچائے اور حلق تک پانی پہنچا کر اچھی طرح کلی کر لے کیونکہ دن میں غسل کرتے وقت روزہ کی وجہ سے ایسا کرنے کی اجازت نہیں۔

(بحر الرائق، طحطاوی)

۵۔ غسل واجب ہو جانا شرعاً نجاست حکمی ہے یعنی ایسی ناپاکی جو حکم شرعی کی وجہ سے فرض ہے ظاہراً کوئی نجاست نظر نہیں آتی پس ایسا شخص بذاتِ خود پلید نہیں ہوتا کہ اس سے میل میلاپ یا کلام کرنا حرام ہو۔

غسل میں یاد رکھنے والی باتیں

۱۔ سر کے بال اگر گوندھے ہوئے نہ ہوں تو تمام بالوں کی نوک سے جڑ تک پانی بہانا فرض ہے۔ البتہ عورت کے سر کے بالوں کے بارے میں شریعت نے رعایت دی ہے یوں کہ اگر کسی عورت نے مینڈھیاں باندھ رکھی ہوں تو بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچا دینا کافی ہے۔ اس کے علاوہ باقی بالوں کو کھول کر دھونا لازم نہیں۔ لیکن اگر جڑوں تک بھی پانی پہنچانا ممکن نہیں تو پھر بال کھول کر دھونا فرض ہے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ اور جو عورتیں بال کھلے رکھتی ہیں ان پر سارے بالوں کا دھونا فرض ہے۔

۲۔ جسم میں جہاں سلوٹیں اور جھریاں ہوں ان کے اندر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

۳۔ اگر کسی عضو پر زخم ہو یا پانی بہانا نقصان دہ ہو تو اس پورے عضو کا مسح کر لینا چاہئے اگر زخم پر پٹی ہو تو صرف پٹی کا ہی مسح کافی ہوگا۔ مسح کا طریقہ یہ ہے

Marfat.com

کہ ہاتھ پانی سے دھو کر جھٹک دیں اور پھر انہیں پٹی پر پھیر دیں۔

۴۔ نزلہ یا کوئی ایسی بیماری ہو جس میں غالب گمان ہو اگر سر میں پانی بہا لیا جائے تو مرض میں زیادتی ہوگی یا اور امراض پیدا ہو جائیں گے تو اس صورت گردن سے نیچے نہالیں اور سر پر گیلا ہاتھ پھیر لیں۔

۵۔ روٹی پکانے والوں کے ناخنوں میں آٹا، کاتبوں کے ناخنوں پر سیاہی اسی طرح دوسرے کام کرنے والوں کے ناخنوں پر اگر کوئی ٹھوس چیز ہو اور اس کے صاف کرنے میں دقت ہو تو بغیر صاف کیے وضو اور غسل صحیح ہو جائے گا۔

(بحر الرائق، طحطاوی)

اَقسامِ غسل

غسل کی تین قسمیں ہیں:

۱۔فرض ۲۔سنت ۳۔مستحب

۱۔فرض غسل

چار وجوہ کی بنا پر غسل فرض ہوتا ہے:

۱۔ ہم بستری سے

۲۔ احتلام سے

۳۔ حیض ختم ہونے سے

۴۔ نفاس ختم ہونے سے

Marfat.com

۲۔ سنت غسل

یوم الجمعہ، عیدین اور عرفہ کے دن احرام باندھتے وقت غسل کرنا سنت ہے۔ (بحر الرائق، نور الایضاح)

۳۔ مستحب غسل

وقوفِ عرفات، مزدلفہ، حاضری بیت اللہ، حاضری روضۂ رسول ﷺ، طواف، منیٰ میں داخل ہونے کے لئے، جمرات پر کنکریاں مارنے کے لئے، شبِ برات، شبِ قدر، عرفہ کی رات، محفلِ میلاد شریف اور کسی بھی مجلس خیر کے لئے، میت نہلانے کے بعد، دیوانہ کو دیوانگی ختم ہونے کے بعد، غشی سے افاقہ کے بعد، نشہ جاتے رہنے کے بعد، گناہ سے توبہ کرنے پر، نیا کپڑا پہننے اور سفر سے آنے والے کے استقبال کے لئے، استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد، نمازِ کسوف، نمازِ خوف، نمازِ استسقاء وخوف کے لئے اور بدن پر کسی جگہ نجاست لگ گئی ہو مگر معلوم نہیں کہاں ہے تو ان سب صورتوں میں غسل مستحب ہے۔ (طحطاوی، نور الایضاح)

غسل کی سنتیں

درج ذیل چیزیں غسل میں سنت ہیں۔ یہ سنتیں ترتیب سے لکھی گئی ہیں اس لئے کہ اس ترتیب کا برقرار رکھنا بھی سنت ہے:

۱۔ نیتِ غسل، یعنی دل میں یہ ارادہ کرنا کہ میں بڑی نجاست سے پاک ہو رہا ہوں۔

۲۔ تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کا کلائیوں تک دھونا۔

Marfat.com

۳۔ استنجے کی جگہ کو دھونا اگرچہ وہاں نجاست نہ لگی ہو۔

۴۔ بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اس کا دور کرنا۔

۵۔ وضو کرنا اور اگر نہانے کی جگہ پر استعمال شدہ پانی جمع ہو جاتا ہو تو پاؤں آخر میں دھونا۔

۶۔ تمام بدن پر پانی کا مل لینا تاکہ کوئی حصہ خشک نہ رہ جائے۔

۷۔ تین مرتبہ دائیں کندھے پر پانی بہانا۔

۸۔ تین مرتبہ بائیں کندھے پر پانی بہانا۔

۹۔ سر پر سے تین بار سارے بدن پر پانی بہانا۔

۱۰۔ دورانِ غسل قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا۔

۱۱۔ تمام بدن پر ہاتھ سے پانی کو مل کر نہانا۔

۱۲۔ باپردہ جگہ یعنی غسل خانہ وغیرہ میں نہانا۔

۱۳۔ بات چیت نہ کرنا۔

۱۴۔ عورتوں کا بیٹھ کر نہانا۔

(طحطاوی، نور الایضاح)

مذکورہ بالا چیزوں میں سے اگر کوئی رہ جائے تو غسل تو ہو جائے گا مگر ترکِ سنت کی وجہ سے مکروہ ہے۔

جنبی مرد و عورت کے لئے ممنوعہ اَشیاء

جنبی مرد و عورت کے لئے درج ذیل امور کا ارتکاب منع ہے:

Marfat.com

۱۔ مسجد میں جانا۔

۲۔ طواف کرنا۔

۳۔ قرآن مجید چھونا۔

۴۔ بغیر چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا۔

۵۔ کسی آیت کا لکھنا۔

۶۔ قرآنی آیات کا تعویذ لکھنا۔

۷۔ ایسے تعویذ کا چھونا جو قرآنی آیات پر مشتمل ہوں۔

۸۔ ایسی انگوٹھی پہننا یا چھونا جس پر حروف مقطعات نقش ہوں البتہ اگر تعویذ پر چاندی کا خول یا سیسہ یا پتر چڑھا لیا جائے تو ان چیزوں کے پہننے یا چھونے میں حرج نہیں۔

۹۔ بے وضو شخص قرآن مجید کو رِحل یا اپنے رومال سے پکڑ کر رکھ سکتا ہے لیکن اپنے لباس سے نہیں اٹھا سکتا مثلاً کوئی شخص اپنے دامن سے پکڑ کر اٹھائے تو یہ ناجائز ہے۔

۱۰۔ قرآن کی آیت یا چند آیات بہ نیت تبرک یا بہ نیت دعا پڑھی جا سکتی ہیں، مثلاً بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ یا آیۃ الکرسی وغیرہ۔

۱۱۔ بے وضو شخص قرآن کو نہیں چھو سکتا دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔

۱۲۔ قرآن کا لفظی ترجمہ خواہ کسی زبان میں بھی ہو تو اسے چھونے اور پڑھنے کے وہی احکام ہیں جو عربی قرآن کے ہیں۔ البتہ تفسیر کا چھونا ممنوع نہیں لیکن جہاں آیت لکھی ہو وہاں انگلی یا ہاتھ رکھنا منع ہے۔ (جوھرۃ النیرہ)

Marfat.com

پانی کے پاک و ناپاک ہونے کی صورتیں

چونکہ وضو اور غسل کرنا پاک پانی ہی سے جائز ہیں اس لئے پاک اور ناپاک پانی کی پہچان بھی ضروری ہے:

۱۔ ندی، نالے، چشمے، کنوئیں، برف، اولے اور بارش کا پانی پاک ہے۔

(درالمختار، بحر الرائق)

۲۔ اگر کنوئیں میں آدمی یا جانور کا پیشاب، بہتا ہوا خون، کسی قسم کی شراب کا قطرہ، ناپاک لکڑی، کپڑا یا کوئی اور ناپاک چیز گر جائے تو سارا پانی ناپاک ہو جائے گا اس صورت میں پورے کنوئیں کا پانی نکالنا ضروری ہے۔

(جوهرة النيره)

۳۔ جن چوپائیوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کا پیشاب یا پاخانہ اور مرغی یا بطخ کی بیٹ سے بھی پورا کنواں ناپاک ہوجاتا ہے۔

(جوهرة النيره)

۴۔ کنوئیں میں آدمی، بکری، کتا یا کوئی اور جانور جس میں خون ہو اور وہ ان کے برابر ہو یا ان سے بڑا ہوگر کر مر جائے تو بھی تمام کنواں ناپاک ہو جائے گا۔

(جوهرة النيره)

۵۔ مرغ، بلی، چوہا، چھپکلی یا اسی قسم کے اور جانور جن میں خون ہوتا ہے کنوئیں میں مرکر پھول یا پھٹ جائیں یا باہر سے مرکر کنوئیں میں جا گریں تو بھی تمام کنواں ناپاک ہو جائے گا۔

(جوهرة النيره)

Marfat.com

۶۔ پانی کی ٹینکیوں میں مذکورہ بالا اشیاء میں سے کسی ایک کے گرنے سے ان کا پانی بھی ناپاک ہو جاتا ہے لہٰذا ان کی صفائی کے لئے سب سے پہلے ان میں گرنے والی چیز کو نکالنے کے ساتھ ساتھ پہلے سے موجود سارا پانی بھی نکال دیا جائے گا اور ٹینکوں کو اچھی طرح سے صاف کر دیا جائے گا تاکہ کسی قسم کی بدبو یا زہریلا پن باقی نہ رہے۔

Marfat.com

تیمّم کے مسائل

لغت میں تیمم کے معنی قصد و ارادہ کے ہیں۔ اصطلاح شرع میں چہرے اور ہاتھوں کا پاک مٹی سے مسح کرنا تیمم کہلاتا ہے۔ اگر وضو اور غسل کے لئے پانی میسر نہ ہو یا کوئی شخص مریض ہو اور پانی کے استعمال سے جان کا خطرہ ہو تو شریعت نے اجازت دی ہے کہ وہ تیمم کے ذریعہ طہارت حاصل کرے۔ (الفقه الاسلامی وأدلته)

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ تیمم کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا.

(المائدة، ۵: ۶)

''اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے (فارغ ہوکر) آیا ہو یا تم عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) تم پاک مٹی سے تیمم کرلیا کرو!۔''

تیمّم کے شرعی اَسباب

بے وضو شخص یا وہ شخص جس پر غسل فرض ہو اگر پانی کے استعمال پر قدرت نہ رکھتا ہو یا سرے سے پانی ہی نہ ہو تو تیمم کرنا جائز ہے۔ پانی پر قادر نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں:

۱۔ ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر سے اچھا ہونے کا

Marfat.com

گمان غالب ہو۔

۲۔ پانی تو نقصان دہ نہ ہو مگر وضو کے لئے حرکت سے نقصان ہوتا ہو تو بھی تیمم کیا جا سکتا ہے مثلاً کسی نے آنکھوں کا آپریشن کیا ہو۔

۳۔ بے وضو اور ناپاک انسان کے اکثر اعضاء وضو یا اکثر اعضاء غسل میں زخم ہوں تو تیمم کرے ورنہ بدن کا جو حصہ یا عضو صحیح ہو اس کو دھولے اور زخم کے آس پاس مسح کر لے۔ اگر مسح سے نقصان ہوتا ہو تو زخم پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کر لے۔ مسح کا طریقہ یہ ہے کہ نیا پانی ہاتھ پر لے کر پھینک دیا جائے اور ہاتھ جھٹک کر زخم کے اوپر آہستگی سے پھیر دے۔

۴۔ اگر پانی سر پر ڈالنا نقصان دہ ہو تو گردن کے نیچے سے غسل کر لیں اور سر کا مسح کر لیں جس طرح وضو میں کرتے ہیں۔ (ہدایہ)

۵۔ وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں یعنی جس طرح وضو کے لئے نیت کر کے چہرہ اور ہاتھوں کا مسح کرنا کافی ہے غسل میں یہی کافی ہے پورے بدن کا مسح شرط نہیں۔

۶۔ غسل واجب کی صورت میں بھی ایک ہی تیمم کافی ہے۔ وضو کے لئے الگ تیمم اور نیت کی ضرورت نہیں۔

۷۔ حیض اور نفاس کے بعد بھی اگر پانی میسر نہ ہو یا استعمال پر قادر نہ ہو تو تیمم سے پاکی حاصل ہو جاتی ہے۔

پانی نہ ملنے کی چند صورتیں

۱۔ چاروں طرف ایک ایک میل کے فاصلے پر پانی نہ ہو یا غالب گمان ہو کہ پانی نہیں ملے گا تو تیمم کر لیں۔ پانی تلاش کرنے کی ضرورت نہیں بعد میں اگر

Marfat.com

ایک میل کے اندر پانی مل جائے تو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ اگر گمان غالب ہے کہ ایک میل کے فاصلے کے اندر پانی مل جائے گا تو تلاش کرنا چاہئے اور بغیر تلاش کئے نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو نماز لوٹائیں اور نہ ملا تو نہ لوٹائیں۔

۲۔ نماز پڑھنے کے دوران کسی کے پاس پانی دیکھا اور غالب گمان ہے کہ دے دے گا تو نماز توڑ کر مانگ لینا چاہئے اور اگر نہ توڑی تو پھر بعد میں اس شخص نے مانگنے پر پانی دے دیا یا ازخود دے دیا تو نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے۔

۳۔ اگر پانی ایسی جگہ پر ہو جہاں اسے حاصل کرنے میں جان، مال یا عزت و آبرو کے چلے جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے۔

۴۔ قیدی کو قید خانے والے وضو کے لئے پانی نہ دیں تو تیمم جائز ہے اور اگر بعد میں پانی مل جائے تو اس سے وضو کر کے نماز لوٹائے۔

۵۔ اگر پانی بک رہا ہو مگر اتنی رقم نہ ہو کہ پانی خرید لیا جائے تو اس صورت میں بھی تیمم جائز ہے۔ **(نور الایضاح)**

تیمم کرنے کا طریقہ

دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر کسی ایسی چیز پر ماریں جو زمین کی جنس سے ہو جیسے مٹی، ریت، چونا وغیرہ۔ پھر دونوں ہاتھ مکمل چہرے پر مل لیں پھر اسی طرح دونوں ہاتھ مار کر ان ہاتھوں سے کہنیوں تک مسح کر لیں وضو اور غسل دونوں کی جگہ تیمم کا طریقہ یہی ہے۔ **(هداية، فتاوى شامى)**

Marfat.com

کس چیز سے تیمّم کیا جائے؟

۱۔ ہر وہ پاک چیز جو زمین کی جنس سے ہو اس سے تیمّم جائز ہے زمین کی جنس سے مراد وہ چیزیں ہیں جو آگ میں جلانے سے نہ تو راکھ بنتی ہیں نہ پگھلتی ہیں اور نہ نرم ہوتی ہیں جیسے ریت، چونا، سرمہ، گندھک وغیرہ۔

۲۔ غبار سے تیمّم جائز ہے مثلاً شیشے لکڑی وغیرہ پر غبار لگا ہو اس سے تیمّم کرنا درست ہے۔ (درالمختار، بحر الرائق، فتاوی شامی، طحطاوی)

شرط تیمّم

تیمّم کرتے وقت دل سے نیت کرنا شرط ہے۔ زبانی نیت کرنے کا طریقہ ہے کہ زبان سے کہے کہ میں پاکی حاصل کرنے کے لئے تیمّم کرتا ہوں۔

(الفقه الاسلامی وأدلته)

اَرکانِ تیمّم

۱۔ دونوں ہاتھوں کو دو بار زمین پر مارنا۔

۲۔ پورے چہرے پر ہاتھ پھیرنا اس طرح کہ کوئی معمولی سا حصہ بھی باقی نہ رہے۔ اور دونوں ہاتھوں پر کہنیوں تک ہاتھ پھیرنا اس طرح کہ کوئی حصہ بچا نہ رہے، خواتین کو چاہئے کہ اگر وہ چوڑیاں یا زیور پہنے ہوئے ہوں تو اسے ہٹا کر تیمّم کریں جو شخص انگوٹھی پہنے ہوئے ہو وہ بھی اسے اتار دے یا اپنی جگہ سے ہٹا کر ہاتھ پھیرے۔

Marfat.com

سننِ تیمّم

تیمّم میں درج ذیل امور سنت ہیں:

۱۔ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا۔

۲۔ ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔

۳۔ انگلیاں کھلی رکھنا۔

۴۔ ہاتھوں پر مٹی لگ جائے تو جھاڑنا۔

۵۔ پہلے منہ اور پھر ہاتھوں کا مسح کرنا۔

۶۔ چہرہ اور ہاتھوں کا مسح پے در پے کرنا۔ یعنی چہرہ پر مسح کے فوراً بعد ہاتھوں کا مسح کرنا۔

۷۔ پہلے دائیں ہاتھ پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرنا۔

۸۔ انگلیوں کا خلال کرنا۔ (درالمختار، بحر الرائق، فتاوی شامی)

نواقضِ تیمّم

۱۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۔ کسی بیماری کی وجہ سے تیمّم کیا تو تندرست ہونے سے ٹوٹ جاتا ہے۔

۳۔ اگر تیمّم کرنے کے بعد اتنا پانی مل گیا جس سے وضو کیا جا سکتا ہے تو اس صورت میں بھی تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔

Marfat.com

پٹی پر مسح کا بیان

زخم پر پٹی باندھی ہو تو درج ذیل دو شرائط کے ساتھ اس پر مسح کرنا جائز ہے:

۱۔ متاثرہ عضو کا دھونا نقصان دہ ہو: یعنی اس عضو کو دھونے سے تکلیف کے بڑھ جانے کا خدشہ ہو یا آرام آنے میں دیر ہونے کا اندیشہ ہو۔ اگر تو متاثرہ عضو پر دوائی لگی ہوئی ہے تو اس کے اوپر کپڑا یا کپڑے کا چھوٹا سا ٹکڑا اس طرح رکھا جائے کہ تکلیف نہ پہنچے پھر اس کے اوپر مسح کر لیا جائے۔

(فتاویٰ عالمگیری)

۲۔ مکمل جبیرہ (پٹی یا پھاہا) پر مسح کیا جائے بایں طور پر کہ غیر متاثرہ حصہ کو پہلے دھو لیا جائے، یہ حکم صرف اسی صورت میں ہے جب پٹی عضو متاثرہ پر ہو اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے پٹی یا پھاہا کو متاثرہ عضو سے بڑھا کر باندھا گیا ہو تو پھر ساری پٹی پر مسح کرنا واجب ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

نواقضِ مسح

پٹی اگر اپنی جگہ سے اتر جائے یا گر جائے تو اس پر کیا گیا مسح باطل ہو جائے گا خواہ نماز کے اندر ہو یا باہر، ہاں البتہ اگر نماز کے دوران زخم کے ٹھیک ہونے سے پٹی اتر جائے اور قعدۂ اخیرہ بقدر تشہد سے پہلے اتری تو نماز ٹوٹ جائے گی اور اس صورت میں صرف اس جگہ کو جہاں پٹی بندھی تھی پاک کر لینا چاہئے اور نماز کو دوبارہ پڑھ لیا جائے۔ (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة، ۱: ۱۷۰، ۱۷۱)

Marfat.com

پٹی اور موزوں کے مسح میں فرق

پٹی اور موزوں کے مسح میں درج ذیل فرق ہے۔

۱۔ اگر پٹی زخم کے ٹھیک ہونے سے کھل جائے تو صرف اس جگہ کا دھو لینا کافی ہے بخلاف خفین (موزوں) کے کہ اگر ان میں سے ایک نکل جائے تو دونوں پاؤں دھونے ضروری ہیں۔

۲۔ اگر زخم ٹھیک نہ ہو مگر پٹی کھل جائے تو دوبارہ باندھ لے مسح کا اعادہ ضروری نہیں ہے۔

۳۔ پٹی پر مسح کے لئے وقت کا کوئی تعین نہیں ہے۔

۴۔ زخم کی پٹی طہارت کے ساتھ باندھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر بغیر وضو باندھی ہو تب بھی مسح کرنا جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

۵۔ ہاتھ کے دستانوں اور دوپٹے یا چادر پر مسح جائز نہیں۔

Marfat.com

حیض و نفاس کے مسائل

بالغہ عورت کو ہر ماہ مخصوص ایام میں جو خون آتا ہے اسے حیض کہا جاتا ہے۔ ان مخصوص ایام کے دوران عورت شرعی احکام کی ادائیگی سے مستثنیٰ ہوتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ ط قُلْ ھُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰی یَطْھُرْنَ فَاِذَا تَطَھَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰہُ ط اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ○

(البقرۃ، ۲: ۲۲۲)

''اور آپ سے حیض (ایام ماہواری) کی نسبت سوال کرتے ہیں، فرما دیں: وہ نجاست ہے سو تم حیض کے دنوں میں عورتوں سے کنارہ کش رہا کرو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جایا کرو اور جب وہ خوب پاک ہو جائیں تو جس راستے سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے ان کے پاس جایا کرو، بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○''

۱۔ صحیح مسلم اور دیگر کتب احادیث میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ان الیھود کانت اذا حاضت المرأۃ أخرجوھا من البیت ولم یؤاکلوھا ولم یجامعوھا فسأل أصحاب النبی النبی ﷺ عن ذالک فانزل عز وجل و یسئلونک عن المحیض قل ھو

أذی فاعتزلوا النساء فی المحیض فأمرهم أن یصنعوا کل شیٔ الاالنکاح. (صحیح مسلم، ۱: ۲۴۶، رقم: ۳۰۲)

یہودیوں کی کسی عورت کو جب حیض آتا تو وہ اسے گھر سے نکال دیتے اور اپنے ساتھ کھلاتے نہ جماع کرتے اور نہ ساتھ گھروں میں رکھتے۔ صحابہ کرام ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ نازل فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماع کے سوا ہر شے کرو......۔

۲۔ صحیح مسلم ہی میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ دوران حیض میں پانی پیتی پھر حضور نبی اکرم ﷺ کو دے دیتی تو جس جگہ میرا منہ لگا تھا حضور ﷺ وہیں دہن مبارک لگا کر نوش فرماتے اور اسی حالت میں میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر آپ ﷺ کو دے دیتی تو حضور نبی اکرم ﷺ اپنا دہن مبارک اسی جگہ رکھتے جہاں میرا منہ لگا ہوتا۔

۳۔ انہی سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلیٰ اٹھا دینا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حالتِ حیض میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔

اللہ رب العزت نے خاص حکمت کے تحت بناتِ آدم کی فطرت میں یہ بات رکھ دی ہے کہ انہیں ہر ماہ ایسی حالت درپیش ہوتی ہے۔ اس کی بناء ایک خاتون تندرست و توانا رہتی ہے اور اگر یہ فاضل خون خارج نہ ہو تو طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جائے۔

Marfat.com

حیض کی مدت

حیض کی کم از کم مدت تین دن اور تین راتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ مدت ۱۰ دن اور ۱۰ راتیں ہیں اگر تین سے ذرا بھی کم مدت میں خون بند ہوجائے یا اس طرح اگر دس دن سے زیادہ مدت گزر جائے تو وہ حیض نہیں بلکہ کوئی اور بیماری ہے۔

حیض کی عمر

حیض آنے کی کم از کم عمر ۹ سال ہے جبکہ انتہائی عمر ۵۵ سال ہے۔

حیض کے مسائل

۱۔ اگر کسی خاتون کو ۱۰ دن اور رات سے زیادہ مدت خون آیا تو اگر یہ زندگی میں پہلا حیض ہے تو ۱۰ دن اور راتیں از روئے شرع حیض ہے۔ باقی جتنے دن زیادہ گزریں وہ استحاضہ ہے۔

۲۔ اگر عورت کو اپنی مدت حیض کا پتہ ہے کہ اس کے ہر ماہ کتنے دن اس حال میں گزرتے ہیں تو اس صورت میں اس کے معمول کے دن ہی ایامِ حیض شمار ہوں گے اور اس سے اوپر جتنے دن دس دن سے زائد ہیں وہ استحاضہ ہوگا۔

۳۔ اگر معمول کے مطابق پہلے ۱۰ دن سے کم خون آتا اب ۱۰ دن آیا تو یہ بھی حیض ہوگا۔

۴۔ ایام مخصوصہ میں ضروری نہیں کہ ہر وقت خون ہی آتا رہے مثلاً اگر کسی کی عادت ۵ دن کی ہے تو تین دن مسلسل خون آیا پھر کچھ گھنٹے یا پورا دن وقفہ آیا

Marfat.com

اور آخری دن پھر آیا تو بیچ کا دن بھی حیض کا شمار ہوگا۔

(در المختار، فتاویٰ عالمگیری)

۵۔ دوران حیض سرخ، سبز، سیاہ، زرد اور خاکی رنگ کی رطوبت حیض ہی ہے۔ سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ (جوهرة النیرہ، فتاویٰ عالمگیری)

۶۔ دو حیضوں کے درمیان پاک رہنے کی کم از کم مدت پندرہ دن ہے اور زیادہ مدت کی حد مقرر نہیں بلکہ جتنے دن بھی صاف رہے پاک تصور ہوگی۔

مدت حیض میں شرعی احکام کی ادائیگی

۱۔ اسلام نے عورت کو یہ رعایت دی ہے کہ ان مخصوص ایام میں ان سے نماز جیسا فریضہ بھی ساقط ہوجاتا ہے یعنی نماز عورت کو معاف ہے ان کی قضا بھی لازم نہیں۔

۲۔ عورت ان ایام میں روزہ بھی نہیں رکھ سکتی البتہ ان کی قضا لازم ہے۔

۳۔ اگر کسی نے وقت شروع ہونے پر نماز پڑھنی شروع کی اور اس کے ایام شروع ہوگئے تو نماز ٹوٹ جائے گی البتہ بعد از مدت یہ نماز قضا کرے گی۔

۴۔ اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت میں بند ہوا کہ غسل کر کے صرف اللہ اکبر پڑھ سکتی ہے تو اس وقت کی نماز واجب ہوگی۔

۵۔ اگر ۱۰ دن حیض آیا اور نماز کے ایسے وقت میں بند ہوا کہ صرف اللہ اکبر ایک مرتبہ پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس صورت میں بھی نماز واجب ہے اس کی قضا لازم ہے۔

۶۔ استحاضہ کا حکم یہ ہے کہ جتنے دن عادت کے ہوں وہ نکال کر باقی دنوں میں

Marfat.com

نماز روزہ لازم ہے اور ان دنوں میں وضو کا حکم وہی ہے جو معذور کا ہے۔ یعنی ایک وقت کی نماز کے لئے ایک دفعہ وضو کرنا کافی ہوتا ہے۔

۷۔ استحاضہ والی عورت وضو کر کے قرآن مجید بھی مس کر سکتی ہے تلاوت کر سکتی ہے۔

حیض والی عورت کے جسم اور جوٹھے کا حکم

ہم نے ابھی بیان کر دیا کہ حدیثِ مبارکہ کے مطابق یہ یہود و ہنود کا دستور ہے کہ ان مخصوص ایام میں وہ عورت کو اچھوت تصور کرتے ہیں جن سے میل ملاپ نہیں کرتے جبکہ شریعت اسلامی میں ایسا نہیں۔ یہ ایک فطری عارضہ ہے جو تمام عورتوں کو لاحق ہوتا ہے اس کی بدولت اللہ رب العزت نے ان کو رعایتاً چھوٹ دی ہے لیکن دیگر معاشرتی امور کے انجام دہی میں وہ کوئی اچھوت چیز نہیں بن جاتی نہ وہ پلید ہو جاتی ہے جو قابلِ نفرت شے ہو بلکہ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ

۱۔ ان ایام میں عورت کا جسم اور کپڑے ناپاک نہیں ہوتے اگر ظاہری نجاست نہ لگی ہو۔

۲۔ اس عورت کے ساتھ دوسری عورتوں یا اس کے شوہر اولاد اور محرموں کا اٹھنا بیٹھنا کلام کرنا منع نہیں۔

۳۔ ایسی عورت کا جھوٹا پاک ہوتا ہے اس کا کھانا پکانا بھی درست ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں۔

ولایکرہ طبخھا ولا استعمال مامستہ من عجین او نحوھا ولا

Marfat.com

ینبغی ان یعزل عن فراشها لان ذلک یشبه فعل الیهود (بحر) وفی السراج یکره ان یعزلها فی موضع لا یخالطها فیه.

(فتاویٰ شامی)

"حیض والی عورت کا کھانا پکانا اس کے مس کردہ آٹا وغیرہ کو استعمال کرنا مکروہ نہیں ہے۔ اس کے بستر کو علیحدہ نہ کیا جائے کیونکہ یہ یہودیوں کے فعل کے مشابہ ہے۔ (بحرالرائق میں یہی لکھا ہے) اور سراج میں لکھا ہے کہ حیض والی عورت کو ایسی علیحدہ جگہ پر رکھنا جہاں کسی اور کا آنا جانا نہ ہو مکروہ ہے۔"

یہ اسلام کی مہربانی ہے کہ اس نے عورت کو معاشرہ میں قابلِ احترام مقام دیا جہاں لوگ اسے گری ہوئی بے حیثیت شے سمجھتے تھے۔

۴۔ ان ایامِ مخصوصہ میں بھی شریعت نے میاں بیوی کے درمیان بے تکلفی کی حدیں مقرر کی ہیں ان سے تجاوز کرنا حرام ہے۔

۵۔ ایام مخصوصہ کے خون کا وہی حکم ہے جو دوسرے خون کا ہے یعنی خون خواہ حیض کا ہو، خواہ نفاس و استحاضہ یا بدن کے کسی اور حصہ کا نجاست غلیظہ ہے۔ جس جگہ لگا صرف اتنے حصہ کا دھونا لازم ہے پورے کپڑے کو ناپاک سمجھنا غلط ہے۔

۶۔ اگر کسی عورت کو عمر بھر حیض نہیں آیا یا صرف تین دن اور تین راتیں خون آیا تو وہی دن حیض کے ہوں گے باقی وہ ہمیشہ پاک رہی۔ شرعی احکام کی پابندی لازم ہے۔

Marfat.com

۷۔ اگر کسی خاتون کو ایک بار ۱۰ دن حیض آیا پھر سال بھر وہ پاک رہی اور پھر خون تسلسل کے ساتھ جاری رہا تو اس دوران وہ ہر ماہ دس دن حیض کے شمار کرے گی۔ دس دن کے بعد غسل کر کے باقی ۲۰ دن فرائض و واجبات کی ادائیگی کے لئے ایک وقت میں ایک دفعہ وضو کافی ہوگا۔ اگر روزہ کا مہینہ ہے تو روزے بھی رکھے گی۔

۸۔ حیض کے ایام مکمل ہونے پر غسل کیا اور بعد میں وہ کپڑے پہنے جن پر حیض کا خون لگا تھا تو اس صورت میں غسل دوبارہ فرض نہیں۔ البتہ نماز کی ادائیگی کے لئے ان کپڑوں سے نجاست دور کرنا لازم ہے۔

۹۔ جس خاتون کو حیض و نفاس کے مقررہ ایام کے علاوہ کسی اور بیماری کی وجہ سے مسلسل خون آتا ہو وہ استحاضہ ہے۔ ایسی خاتون احکام شریعت کی ادائیگی میں معذور کی طرح ہے۔ یعنی اس صورت میں وہ نماز پڑھے گی۔ ایک وقت کے لئے ایک بار وضو کرنا کافی ہے۔

۱۰۔ لیکوریا کی صورت میں بھی نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ اگر مسلسل رطوبت خارج ہوتی ہو تو ایک وقت کی نماز کے لئے ایک دفعہ کا وضو کرے پھر اگر کسی اور وجہ سے وضو نہ ٹوٹے تو اس عذر کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۱۱۔ لیکوریا کی رطوبت ناپاک ہوتی ہے اگر کپڑوں کو لگ جائے تو کپڑے ناپاک ہوجاتے ہیں نماز نہیں ہوگی۔ البتہ اگر کسی خاتون کو لیکوریا کی بیماری ہے اس نے وضو کر کے نماز شروع کی اگر دوران نماز رطوبت خارج ہوتی رہی تو نماز ہوجائے گی۔

Marfat.com

نفاس کے مسائل

خواتین کو بچہ کی ولادت کے فوراً بعد جو خون آتا ہے اسے نفاس کہا جاتا ہے۔ اس طرح کی عورتوں کے احکام بھی وہی ہیں جو حیض والی عورت کے ہیں:

۱۔ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت ۴۰ دن ہے لیکن کم از کم مدت مقرر نہیں۔ لہٰذا اگر ولادت کے فوراً بعد خون آیا پھر بند ہوا تو وہ نہا کر فرائض کی بجا آوری کرے۔

۲۔ بعض عورتیں چالیس دن تک انتظار کرتی ہیں اور نفاس کا خون پہلے ہی بند کیوں نہ ہو وہ اس دوران نماز روزہ سے غافل رہتی ہیں۔ یہ ناجائز اور محض جہالت ہے۔

۳۔ یونہی اگر ۴۰ دن کے بعد بھی مسلسل خون جاری رہا تو ۴۰ دن کے مکمل ہونے پر غسل کر کے نماز روزہ شروع کرے گی۔

۴۔ اگر کسی عورت کا حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا اور کچھ بعد میں آیا تو پہلے والا خون استحاضہ ہے، بعد والا نفاس۔ یہ اس صورت میں ہے جب کوئی عضو بن چکا ہو ورنہ پہلے والا اگر حیض ہوسکتا ہے تو حیض ہے ورنہ استحاضہ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

۴۔ اگر دوران حمل کسی عورت کو خون آیا تو وہ استحاضہ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

۵۔ دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے اسی طرح حیض و نفاس کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔

Marfat.com

حیض ونفاس کے احکام

۱۔ اس حالت میں نماز فرض نہیں۔

۲۔ قرآن مجید کو چھونا، دیکھ کر یا زبانی پڑھنا حرام ہے۔

۳۔ معلمہ کو ایک ایک کلمہ توڑ توڑ کر پڑھانا یا ہجے کرانے میں حرج نہیں۔

۴۔ دینی کتابیں مثلاً کتب احادیث اور فقہ چھونا جائز ہے۔

۵۔ دعوت وتربیت کے لئے خطاب کے دوران آیت کا ترجمہ پڑھنا درست ہے۔

۶۔ درود شریف، استغفار اور تمام ذکرو اذکار کا ورد کرنا جائز اور مستحب ہے۔ ان چیزوں کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

۷۔ ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا درست ہے۔

۸۔ مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔

۹۔ حیض ونفاس کی صورت میں سجدۂ تلاوت حرام ہے۔ اگر آیت تلاوت سن لی تو سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

۱۰۔ حیض کی صورت میں اعتکاف کرنا جائز نہیں۔ اگر اعتکاف شروع کیا تھا اور ایام شروع ہو گئے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

۱۱۔ نفاس کے دنوں میں گھر سے نکلنا جائز ہے۔

۱۲۔ بعض علاقوں میں ان ایام میں عورتوں کے برتن تک الگ کر دیئے جاتے ہیں بلکہ ان کو مثل نجس تصور کیا جاتا ہے، یہ غلط ہے۔

۱۳۔ حیض اور نفاس کے دوران کعبۃ اللہ کا طواف حرام ہے، حج پر جانے والی

Marfat.com

خواتین اس کا خاص خیال رکھیں۔

۱۴۔ حیض اور نفاس والی عورتیں بھی سفر حج کے لئے جاسکتی ہیں ان دونوں حالتوں میں احرام باندھنا منع نہیں البتہ نماز نہیں پڑھ سکتی۔

۱۵۔ معذوری کے دوران سفرِ حج پر روانگی کے وقت اگر عورت غسل کرے تو اس سے محض صفائی ستھرائی حاصل ہوگی۔ اس سے ممنوع احکام کی ادائیگی جائز نہیں۔

۱۶۔ معذور خواتین کے لئے دورانِ حج عرفات، مزدلفہ اور منی میں کئے جانے والے احکامِ شرع منع نہیں یعنی ان احکام کے لئے معذوری سے پاک ہونا شرط نہیں۔ صرف کعبہ کا طواف اس حالت میں نہیں کرسکتیں۔

۱۷۔ طوافِ زیارت جو ایامِ حج میں ۱۰، ۱۱، ۱۲ تینوں تاریخوں میں سے کسی دن کرنا واجب ہے اگر عورت ان تینوں دنوں میں بھی پاک نہ ہو تو اس مجبوری کی وجہ سے اس کے لئے تاخیر سے کرنا بھی درست ہے لہذا ایسی خاتون مکہ میں مقیم رہے اور پاک ہونے کے بعد پہلے طواف زیارت پھر طواف وداع کرے۔

طہارت سے متعلق ضروری مسائل ہم نے بیان کردیے۔ تفصیلات کتب فقہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دینی مسائل اور معاملات کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

Marfat.com

منہاج القرآن ویمن لیگ
365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور
042-111-140-140
www.minhaj.org

Marfat.com